R.L. No. 2595. رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

...بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار

ایڈیٹر ایس محمد یوسف

ضوابط

نور

ہر ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ کو شائع ہوتا ہے

اخبار نور۔ قادیان — نمبر ۱۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ — جلد ۲۱ — ۱۷ اپریل سنہ ۳۰ء

R.L. 2595
بخدمت قاضی ...
... صاحب قادیان
Qadi...

مفرح دل اور مقوی دماغ

رفیق زندگی

مفرح دل اور مقوی دماغ

موسم گرما کیلئے بے نظیر تحفہ

عام طور پر مقوی ادویات گرم ہوتی ہیں اور موسم گرما میں بعض اوقات ان کا استعمال مضر بیٹھتا ہے لہٰذا اس موسم میں ایسی چیز کی ضرورت تھی جو مقوی بھی ہو اور مفرح بھی، مبارک ہو کہ وہ چیز تیار ہوگئی۔ —— یہ ایک نادر تحفہ ہے مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار یا کسی اور وجہ سے جن کے چہرے زرد اور بے رونق اور پژمردہ ہو چکے ہوں، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، ذرا سے کام سے دل کانپتا ہو، جسم میں سخت کمزوری، ان کیلئے یہ جادو اثر اور نعمت غیر مترقبہ ہے، قیمت فی بکس جس میں ۵ تولہ یعنی ایکماہ کی خوراک ہے صرف پانچ روپے

پھول بغیر کانٹا

یہ ایک عجیب وغریب تحفہ ہے جس کی دنیا کو عرصہ سے ضرورت تھی، اس کی تشریح بیان سے باہر ہے، رفیق زندگی کے ساتھ نصف قیمت یعنی ایک روپیہ آٹھ آنہ پر روانہ ہوگا، ورنہ علیحدہ خریدنے پر قیمت تین روپے، رفیق زندگی کیساتھ پھول بغیر کانٹا کا استعمال سونے پر سہاگہ ہے۔

ملنے کا پتہ :- مینیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

KHILAFAT LIBRARY

آفتاب برقی پریس امرتسر میں باہتمام شیخ غلام حیدر پرنٹر چھپا، اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے قادیان، ضلع گورداسپور سے شائع کیا۔

KHILAFAT LIBRARY

دُنیا میں کیا ہو رہا ہے؟

سورت۔ ۷ اپریل۔ آج صبح مہاتما گاندھی کے بیٹے شری رام داس گاندھی کی زیر سرکردگی باردولی اور چوراشاہی کے والنٹیروں کا ایک جتھہ جس میں ۳۲ والنٹیر تھے سورت سے ۸ میل دور ساحل بھیرات کے مقام پر گیا، اور ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے قانون نمک کی خلاف ورزی کی، ستیہ آگرہیوں نے ۵۵ من نمک جمع کیا اور مسٹر رام داس گاندھی نے وہاں کے پٹیل مسٹر بھیکھا جی رتنم جی کو ایک خط لکھا، کہ ۳۲ ستیہ آگرہیوں نے تمہارے علاقہ سے نمک تیار کیا ہے، اس پر گیارہ بجے کے قریب پولیس کا ایک دستہ جو ایک سپرنٹنڈنٹ، ایک پولیس انسپکٹر، ۵ مسلح سپاہیوں اور چھ لاٹھی بند کانسٹیبلوں پر مشتمل تھا، وہاں پہونچا اور (۱) مسٹر رامداس گاندھی، (۲) مسٹر کیشب بھائی (۳) مسٹر گنیش جی پٹیل (۴) مسٹر چمن لال بھٹ (۵) مسٹر بھیم بھائی داشی کو گرفتار کر لیا۔

—— سکھر۔ پیر پگارو کے مقدمہ میں صفائی کی طرف سے مسٹر جناح یا سر محمد شفیع کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو سے بھی گفت و شنید کی گئی ہے۔

—— امرت سر۔ نمک منڈی میں منعقد ایک جلسہ عام میں ڈاکٹر کچلو نے ایک تقریر کی، جس میں انھوں نے حاضرین کو سول نافرمانی کیلئے تیار رہنے کی تلقین کی۔

—— ڈنڈی۔ مسٹر طیب جی سابق چیف جج ہائی کورٹ بڑودہ جونہی گاندھی جی گرفتار کئے گئے وہ جتھہ کی رہنمائی کرینگے، معلوم ہوا ہے کہ آپکی گرفتاری کے بعد شریمتی سروجنی نیائڈو ستیہ آگرہی جتھہ کی رہنمائی کرینگی۔

—— نیو دہلی۔ جناب والسرائے اور لیڈی ارون صاحبہ موسم بہار کے دورہ پر صوبہ سرحد کو روانہ ہو گئے ہیں، اور وسط اپریل میں شملہ واپس آئینگے،

—— امرت سر۔ نئی منتخب شدہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا پہلا اجلاس ۲۶ اپریل کو ہوگا، جس میں ۱۴ نئے ممبروں کی نامزدگی کی جائے گی، ماسٹر تارا سنگھ کی پارٹی کی میٹنگ اس سے ایک روز پیشتر ہوگی،

—— قصور۔ ایک قریبی مقام چک بانیہ سے اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص رام چند نامی نے جس کی عمر ۳۵ سال کی ہے ایک ۴ سال کی لڑکی سے شادی کی ہے۔

—— باریسال۔ پچیس والنٹیروں کے ساتھ جن میں دو مستورات بھی شامل تھیں، سوامی پرشوتمانند سول نافرمانی کے لئے پیدل میرجا گلو کی طرف روانہ ہو گئے، وہ پندرہ روز میں اپنی منزل مقصود پر پہونچ جائیں گے،

—— بمبئی۔ بمبئی میں ہڑتالی وکٹوریہ ٹرمینس اسٹیشن کے سامنے جلسے کیلئے جمع ہوئے، اور اکثر اسٹیشن کے اندر جانے کیلئے تیار ہو گئے، پلیٹ فارم کے دروازے بند کر دیئے گئے، پولیس سے ہڑتالیوں کی مٹھ بھیڑ ہوئی، پولیس نے فائر کر دیا، کچھ آدمی زخمی ہوئے، کہا جاتا ہے، ہڑتالی ستیہ آگرہ کیلئے تیار ہیں۔

—— بمبئی۔ کھنڈیکار صدر کامگر یونین کو جبکہ آپ ریلوے ستیہ آگرہیوں کے جلسہ میں تقریر کر رہے تھے جلسہ میں ہی گرفتار کر لیا گیا۔

اخبار شیر اردو

صوبہ برما کے شہر رنگون سے ہفتہ میں تین بار شائع کیا جا رہا ہے اخبار کا مقصد مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت واشاعت اسلام اور مخصوص صوبہ برما میں اردو زبان کی ترویج اور ترقی ہے۔

اخبار مذکور سائز ۱۸×۱۰ کراؤن ۱/۴ کے آٹھ صفحات پر نکلیگا جس کا چندہ سالانہ مع ۶ روپیہ ششماہی معہ ۴ روپیہ اور سہ ماہی للعہ روپیہ ہے۔ اشتہار دینے والوں کیلئے برما میں نادر موقعہ ہے تصفیہ اجرت بذریعہ خط و کتابت کر لیں، اور ایجنٹ اخبارات بھی اپنی فرمائشیں دفتر کو جلد بھیجدیں۔ منیجر اخبار شیر نمبر ۳۵۰ امبارک اسٹریٹ (رنگون)

—— بمبئی۔ ...... ویلے پارلے کے ساحل پر ستیہ آگرہیوں نے قانون نمک کی خلاف ورزی کی، اس سلسلہ میں پولیس کی ایک بھاری جماعت نے ستیہ آگرہ آشرم پر چھاپہ مارا، وہاں نمک کی جو کڑاہیاں تھیں، انھیں برباد کر دیا، اور سیٹھ جمنالال بجاج اور مسٹر مسورو والا کو جو پہلے ستیہ آگرہی جتھہ کے لیڈر تھے

گرفتار کر لیا، اُن کے ساتھ ہی مسٹر کشوری لال بھٹ سکرٹری نواحی بمبئی کانگرس کمیٹی کو زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند (سیکشن ۴۷ قانون نمک) گرفتار کر لیا، کل ان کے مقدمہ کی سماعت شروع ہوگی،

—— بمبئی۔ ...... چوپاٹی میں ایک عظیم الشان پبلک جلسہ ہوا، مسٹر ناریمان نے ایک زبردست تقریر کی، آج دوپہر ایک جتھہ لیکر آپ ساحل سمندر پر گئے، اور قانون نمک کی خلاف ورزی کی، جلسہ گاہ سے فارغ ہو کر جونہی آپ گھر آئے، پولیس نے آپ کے مکان پر چھاپہ مارا، اور انھیں قانون نمک توڑنے کے الزام میں گرفتار کر لیا،

—— شملہ۔ پریذیڈنٹ پٹیل یہاں تشریف لے آئے ہیں، معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے سے ملاقات کے بعد انھوں نے استعفیٰ دینے کا ارادہ بدل لیا ہے۔

—— گوآ۔ گوآ میں مفاد عام کی حمایت کرنے والے اخبارات پر سختی کی پالیسی ابھی تک جاری ہے "پردیا" اخبار کچھ عرصہ پہلے بند کیا گیا تھا، اب پھر بند کر دیا گیا ہے حال ہی میں اس اخبار کے مطبع کے دروازے بند کر کے پولیس نے تالے پر مہر لگا دی اور مہر پر مندرجہ ذیل الفاظ لکھ دیئے گئے "اعلیٰ افسروں کے حکم سے تالا اور مہر لگا دی گئی ہے،

—— بمبئی۔ مسٹر سی ڈی سلوا سٹور کیپر کی خانہ تلاشی کی گئی تو اس کے ہاں سے ۲۹ ناجائز پستول اور ۲۹۰۰ ناجائز کارتوس برآمد ہوئے، عدالت نے ملزم کو تین سال قید سخت کی سزا دی۔

—— کراچی۔ کراچی کے متعدد بزازوں کو مکتوب موصول ہوئے ہیں، جن پر راش بہاری کے ایک شاگرد کے دستخط ثبت ہیں۔ ان میں بزازوں کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انھوں نے غیر ملکی کپڑا درآمد کرنا بند نہ کیا۔ تو ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

—— لنڈن۔ دارالعوام میں وزیر ہند نے مس راتھبورن کے سوال کے جواب میں اعلان کیا، کہ حکومت قانون سارد کے نفاذ کیلئے ضروری کارروائی کرنے کی اہمیت کو سمجھتی ہے وہ اسے ہرگز واپس نہیں لے گی اور نہ کسی دھمکی کے آگے جھکے گی۔

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلام اور سکھ ازم

حضرت باوا نانک صاحب کا مذہب:- دنیا کے تمام روشن دماغ انسان آج اس حقیقت سے بدکمال واقفیت رکھتے ہیں کہ حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اسلام سے خاص وابستگی رکھتے تھے نہ صرف وابستگی بلکہ وہ اولیائے الٰہی اور مقربان بارگاہ صمدی میں سے تھے، ان کے چہرے پر انوار الٰہیہ کی جھلک موجود تھی، اور ان کے کاموں میں تائیدات ربی کے کرشمے موجزن تھے، وہ اگرچہ اس دنیا میں درویشانہ اور زاہدانہ لباس میں ملبوس ہوکر آئے، مگر حقیقتاً وہ ایک مصلح وقت ہونے کی حیثیت سے خدائے ارض وسما کی حضور نہایت شاہانہ وجاہت رکھتے تھے، انھوں نے دنیا میں رہ کر راہ راست سے برگشتہ لوگوں کو صراط مستقیم پر چلایا - اور ہدایت کے متلاشیوں کو رشد وہدایت کا صحیح راستہ دکھایا، اور نیز اپنے پاکیزہ کلمات کے ذریعہ سے مردہ اجسام کو دوبارہ زندگی کے میدان میں کھڑا کردیا، ان کا احسان دنیا پر بڑا ہے اور فی الحقیقت یہ دنیا کی بدقسمتی ہوگی اگر وہ ایسے مطہر نفس انسان کے حقیقی مذہب سے بے خبر ہو، کیونکہ اصول محبت کے یہ صریح خلاف ہے کہ ہم اپنے محبوب کی حرکات وسکنات اور اس کے اقوال وافعال کو بہ نظر تعمق نہ دیکھیں، اس سے محبت کریں، مگر اس کے مقاصد ومشاغل سے بے خبر رہیں، بھلا کس طرح ممکن ہے کہ ہم ایک پھول کی خوشبو پر تو فریفتہ ہوں مگر جب پھول خود ہمارے سامنے اپنی تمام زیب وزینت کے ساتھ موجود ہو تو ہم اس سے منھ پھیر لیں، اور اس کے حسن کا مشاہدہ نہ کریں، ایسا کرنا صریح حماقت ہوگی، اور کوئی دانا انسان اس قسم کی حرکت پر آمادہ نہیں ہو سکے گا، پس بعینہ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص حضرت باوا نانک صاحب سے محبت رکھے اور ان کے مذہب سے بے خبر رہے اگر ایسا شخص کوئی دنیا میں موجود ہو تو اس کی وہی مثال ہوگی جیسا کہ کہا گیا ؎ نہ دیکھا نہ بھالا، اور صدقے گئی خالہ

اعتراف احسان:- پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت باوا نانک صاحب رحمت اللہ علیہ کے مقدس مذہب کا پتہ لگائیں، دیکھیں اور معلوم کریں، کہ آپ کس مذہب پر عامل تھے، مگر چونکہ یہ مضمون ہمارے قابل احترام بزرگ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے اپنی متعدد قیمتی اور پر مغز کتب میں نہایت وضاحت وصراحت سے بیان فرما دیا ہے، اس لئے میں جو کچھ اس وقت لکھوں گا یا آئندہ کسی اور وقت حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقدس مذہب پر تحریر کروں گا، وہ سب کا سب یا ان مضامین کا اکثر حصہ صرف آپ کی ہی کتب کی خوشہ چینی کا نتیجہ ہوگا، اس لئے ان مضامین میں جسقدر گرنتھ صاحب آد یا جنم ساکھی وغیرہ کے حوالجات نظر آئیں گے یا جس قدر اور مفید معلومات ان میں پائے جائیں گے وہ سب کے سب ایڈیٹر صاحب اخبار نور کی قابلیت، محنت، دماغ سوزی اور جگر کاوی کا نتیجہ ہوں گے، ان میں میری قابلیت کا ایک ذرہ برابر بھی دخل نہ ہوگا، میں نے یہ صاف لفظوں میں کہدیا ہے، تاکہ اصل خوبی، خوبی کے مالک کی طرف منسوب کی جائے -

کیا حضرت باوا صاحب ہر دلعزیز تھے، بالعموم بعض کوتہ اندیش اور ناواقف اصحاب دوران گفتگو میں حضرت باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ نازیبا الفاظ اپنی زبان سے نکال دیا کرتے ہیں کہ آپ قیود مذہب سے بکلی آزاد انسان تھے، نہ آپ ہندو تھے اور نہ ہی مسلم، بلکہ بوجہ ہر دلعزیز اور صلح کل ہونے کے جب آپ ہندوؤں سے ملاقات کرتے، تو انھیں آپ یوں نصیحت فرماتے کہ دیکھنا اپنے دھرم پر خوب مضبوط رہنا، تمہارا مذہب اپنے اندر بیش بہا خوبیاں اور برکات رکھتا ہے، مگر جب دوسرے وقت آپ مسلمانوں کی مجالس میں رونق افروز ہوا کرتے تو انھیں آپ اس طرح ارشاد فرماتے، کہ نمازیں پڑھو اور روزے رکھو، صرف تمہارا مذہب ہی خدا تک پہنچانے کا اکیلا ذریعہ ہے،

وہ دوست نما دشمن جو حضرت باوا صاحب کے متعلق ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکالتے ہیں، نہیں سمجھتے کہ در پردہ وہ اس مقدس نفس انسان کی خطرناک ہتک کے مرتکب ہوتے ہیں، وہ حضرت باوا صاحب کی صفائی قلب اور آزادی ضمیر اور ان کے ظاہر وباطن کے یکساں ہونے پر خطرناک حملہ کرتے ہیں،

کیا کہنے والے ہر دلعزیز بننا چاہتے ہیں - علاوہ ازیں ایسا کہنے والے انسان اتنی معمولی بات پر بھی غور نہیں کرتے کہ اگر اسی قسم کا "ہر دلعزیز" ہونا بقول ان کے خوبی اور کمال ہے، تو وہ کیوں سب سے پہلے اس کمال کو خود اپنے نفس میں پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور وہ کس لئے اس طریق پر عمل کرنے کو کھڑے نہیں ہوتے کہ جب مسلمانوں کے ہاں جائیں، تو انھیں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہیں اور جب ہندوؤں کے ہاں جائیں تو اس وقت "جے سیتا رام" کا آوازہ کسیں، اور جب سکھ صاحبان میں آئیں تو اس وقت "واہگرو جی کا خالصہ" بولیں کیا دنیا کا کوئی بھی فہیم اور دانا انسان اس طریق پر عمل کرنے کیلئے تیار ہو سکتا ہے جب نہیں، تو پھر غور فرمائیں حضرت باوا صاحب کی طرف اس نقص کو منسوب کرنا کہاں کی دانشمندی اور انصاف ہے کیا حضرت باوا صاحب باخدا اور ولی اللہ انسان نہیں تھے، کیا وہ مولیٰ کے پیارے اور عاشق زار انسان نہیں تھے، جب یقیناً تھے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ اس عظیم الشان نقص وعیب کے حامل ہوتے اور وہ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام کے اصول پر کاربند ہوتے، یہ تو صریح حضرت باوا صاحب پر الزام اور بہتان ہے جس کی کہنے والے کو جلد سے جلد تلافی کرنا نہایت ضروری ہے حقیقت یہ ہے کہ حضرت باوا صاحب سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنے والے تھے، سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ بتلانے والے نہیں تھے، مگر یہ ہمارا اپنا خانہ ساز اصول نہیں، بلکہ شری گورو گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی وغیرہ کے متعدد حوالہ جات ہمارے اس اصول کی تائید میں ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر انسان ان پر غور کرے تو وہ ہمارا ساتھ دے گا -

مسلمان کسے کہتے ہیں - چنانچہ سب سے پہلے اس امر پر آپ غور فرمائیں کہ مسلمان کسے کہتے ہیں اور سب سے بڑی مسلمان کی کیا علامت ہے؟ کیا یہی نہیں کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا قائل ہوتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

وہ کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتا ہے وہ اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ خدا ایک ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

آپ کسی ہندو کو، کسی عیسائی کو، کسی جینی کو، کسی بدھ کو، بلکہ کسی لامذہب شخص کو بھی اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھنے والا نہیں پائیں گے، صرف مسلمان ایسی قوم ہے جو اسے اسلام کا مغز قرار دیتی ہے، جو یقین رکھتی ہے کہ اس کے بغیر انسان مسلم کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا، اب اگر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی کلمہ طیبہ پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہوں تو بتلاؤ انھیں کیا سمجھنا چاہیئے، کیا ہم کہہ سکیں گے کہ آپ ہندو ہیں، ہرگز نہیں بلکہ جب آپ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، تو لازماً آپ صمیم قلب سے اسلام پر شیدا و فریفتہ بھی ہیں، کیونکہ ناممکن ہے کہ ایک سنجیدہ انسان اپنی زبان سے کسی عقیدہ کا اظہار کرے مگر دل اس کے خلاف ہو ؎

؎ سینہ میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتے ؎

کلمہ طیبہ اور حضرت باوا صاحب:۔ حضرت بابا صاحب اس کلمہ طیبہ کے متعلق جو اسلام کی روح ہے، جس پر تمام اسلامی دنیا کا دارومدار ہے، نہایت صداقت بھرے کلمات میں فرماتے ہیں،

ا۔ **کلمہ گو نہ سٹر سن ہو سکے بے ایمان**

یعنی وہ شخص جس نے سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا ہو، ہرگز بے ایمان ہو کر دوزخ کا ایندھن نہیں بنے گا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا والی صفحہ ۱۷۸)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

(ب) **کلمہ آکھیاں ایہ گن ہووے گناہ تھیں پاک**

یعنی کلمہ طیبہ ہی ایک ایسی پوتر اور مطہر چیز ہے جس کے کہنے سے دین و دنیا کے تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ (جنم ساکھی بھائی بالا والی صفحہ ۱۷۹)

پیارے بھائیو! ذرا غور فرمائیں۔ حضرت باوا صاحب کیسا صاف عقیدہ رکھتے تھے، کتنے زوردار الفاظ میں آپ کلمہ طیبہ پر ایمان لانے کی تاکید فرماتے تھے اسی طرح فرماتے ہیں:۔

(ج) **کلمہ اک یاد کر اور نہ بھاکھو بات**
نفس ہوائی رکن دین تس سے ہوئیں مات

(جنم ساکھی بھائی بالا والی صفحہ ۲۲۰)

یعنی اسے مخاطب راہ ہدی اور نجات حاصل کرنے کیلئے صرف کلمہ کا ہی بار بار ورد کر، کیونکہ نفسانی خواہشات اسی کلمہ سے دور ہو سکتی ہیں، ممکن ہے کہ یہاں پر کوئی شخص یہ اعتراض کرے، کہ اس کلمہ سے مراد تمہارا کلمہ طیبہ نہیں بلکہ کوئی اور کلمہ مراد ہے سو اُن کی تسلی کیلئے حضرت باوا صاحب نے بالکل صاف فرما دیا ہے

(د) **پاک پڑھیو کلمہ نکسد احمد نال ملائے**
ہوئیا معشوق خدا ئیدا ہویا تل الیہ

(جنم ساکھی کلاں صفحہ ۱۴۱)

یعنی خدا کا کلمہ پڑھو مگر کون سا کلمہ، صرف وہی کلمہ جس کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آتا ہے یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نہایت ہی پیارے اور محبوب انسان تھے، انھوں نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دیا تھا۔

پھر صاف لفظوں میں فرماتے ہیں۔

(ہ) **نانک آکھے رکن دین سچے سنو جواب**
صاحب دا فرمایا لکھیا وچ کتاب
دنیا دوزخ اوہ چڑھے جو کہے نہ کلمہ پاک
مکروہ تریہے روجڑے پنج نماز طلاق

(جنم ساکھی بھائی بالا والی صفحہ ۱۴۳)

یعنی نانک کہتا ہے اور نہ صرف نانک ہی کہتا ہے بلکہ حقیقتاً احکم الحاکمین اپنی پاک کلام قرآن مجید میں فرماتا ہے، کہ وہی لوگ قرب الٰہی سے دور ہوں گے، جو رمضان کے تیس روزوں اور روزانہ پانچ وقت کی نمازوں اور کلمہ طیبہ سے روگردانی اختیار کریں گے،

پھر اپنی ذات کے متعلق بھی حضرت باوا صاحب فرماتے ہیں۔

(و) **کلمہ اک پکاریا دوجا ناہیں کوئی۔**

(جنم ساکھی صفحہ ۱۷۲)

یعنی میرے لئے تو صرف ایک ہی کلمہ بس ہے اس کے علاوہ مجھے کوئی اور قول اچھا معلوم نہیں ہوتا۔

پیارے دوستو! کیا ان زبردست اثبات کے باوجود بھی ہم حضرت باوا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام سے انکار کر سکتے ہیں، ہرگز نہیں، یہ شواہد روز روشن سے بھی بڑھ کر آپ کے اسلام پر گواہ ہیں، کاش دنیا کے لوگ سوچیں اور سمجھیں اور وہ آپکی اقتدار کرتے ہوئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاکر اپنی عاقبت کو سنواریں، حضرت باوا صاحب تو ایسے پاک نفس انسان تھے، کہ اُن کے چولہ صاحب پر بھی آج تک نہایت جلی حروف میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے، پس اے سکھ بھائیو! اپنے گرو کے ان پاکیزہ کلمات کی حقیقی قدر کرو۔

خاکسار محمد یعقوب (مولوی فاضل) قادیان

کھلی چٹھی

بنام پنڈت دھرم بھکشو (مصنف کلام الرحمن و ید یا قرآن ضبط شدہ ہے)

از طرف۔ ایس وی کرپا رام، مہاراج گنج، حیدر آباد دکن مہاراج گنج

(نمستے) پیارے بھائی پنڈت دھرم بھکشو جی!

آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر جناب کی جملہ تقریر اور مناظرے سننے کا مجھے اتفاق ہوا ہے، بحیثیت ایک انسان ہونے کے اور ساتھ ہی حق کا متلاشی اور امن و شانتی کا جویا، مجھے یہ دیکھ کر از حد افسوس ہوا کہ آپ جیسا انسان جو لاکھوں نہیں کروڑوں بلکہ اربوں اشخاص کو ویدک دھرم کی فضیلتوں خوبیوں اور شانتی وایک اصولوں اور پر امن تعلیم کی طرف بلاتا ہو، خود اپنے اندر تا حال (باوجود اتنی کوشش اور محنت اور علم کے) شانتی، میانہ روی، بردباری، محبت اور دوسرے کے جذبات و خیالات کی عزت اور احترام کرنے کے صلاح کن اور زریں اصولوں کو جگہ نہ دے سکا، مذہب اور اس کی تبلیغ کا کام اور مقصد دنیا داروں کو امن، شانتی اور خدا کی بندگی اور اطاعت سکھلانا ہوا کرتا ہے، ہر مذہب کی سچائی، اس کی تعلیم کی گہرائی، اور ہر دل عزیزی اور ہمہ گیری کی شان اسکے دکیلوں کے اقوال و افعال اور طرز کلام اور طرز بیان اور اس

KHILAFAT LIBRARY

مذہب کے پیرؤوں کے طرز عمل سے مترشح ہوا کرتی ہے،

آپ کے منطق، آپ کی فصاحت اور آپ کی تجسس اور کھوج کا میں مداح ہوں، آپ کی محبت اور راہ حق کی تلاش میں آپ کا انہماک، ہر غیر جانبدار انسان کے دل میں آپ کیلئے عزت کا جذبہ پیدا کرتا ہے مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ آپ نے مذاہب کے سرسری علم کے حصول کے بعد ہی اپنے آپ کو دنیا میں پرچار کرنے کے قابل تسلیم کر لینے میں دھوکہ کھایا ہے اگر چند سے اس تعلیم کو اپنے اندر سرایت کرنے کا موقع دیا ہوتا، تو آج آپ کی زہر آلود تعصب کے رنگ میں رنگی ہوئی گوہر افشانیاں، ہمارے ملک کی پرامن فضا کو اس درجہ مکدر نہ کر دیتیں۔

آپ کے جملہ لیکچر ایک خاص مطلب اور نکتہ نگاہ کو لئے ہوئے ہوا کرتے ہیں اور سچائی حقیقت اور راستی کو ان سے بہت دور کا لگاؤ بھی نہیں ہوا کرتا۔ مثال کے طور پر ان سینکڑوں دلیلوں اور تمثیلوں میں سے ایک کو لیتا ہوں، آپ نے اپنے مطلب کو سدھ کرنے کیلئے اور ہندوؤں کے دلوں میں ایک ہنگامی جوش پیدا کرنے کیلئے مہاتما "گاندھی" کو "ہندو" کہہ کر یہ غلط نظریہ لوگوں کے آگے رکھا کہ صرف ہندو دہرم ہی ایک ایسا دھرم ہے کہ جس میں ہر زمانے میں پھیل لانے کی قدرت اور طاقت ہے، پیارے بھائی! کیسی گمراہ کن، کس قدر لغو، اور کس قدر بودی بات آپ نے لوگوں کے آگے رکھی ہے گاندھی جی اول تو سرے سے ویدک متی ہیں ہی نہیں، اور پھر جس دہرم (ویدک دہرم) سے آپ کی مراد ہے اس سے کوسوں دور، ان کا اصلی مذہب "جینی" دوسرے وہ آجکل کی دنیا وی عام اصطلاح میں "لامذہب" اور تیسرے اگر وسیع نظر سے دیکھا جائے تو آئندہ آنے والے سیاسی مذہب کے بانی۔

ایسے ہی سکھوں کے گرو صاحبان کی طرف اشارہ کر کے لوگوں سے چیرز لی گئیں، حالانکہ حق یہ ہے کہ آپ اور آپ کے سماج اور اس کے بانی سکھوں کے فرقہ کو جس نظر سے دیکھتے ہیں، وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اور اسی مذہب کے ایک مقدس گرو صاحب کی عزت پر شرمناک حملہ کر کے چند سال ہوئے آپ کے ایک بھائی نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ آپ کے سماج کی نظر میں سکھوں کے مذہب کی اور اس کے گرو صاحبان کی کیا قدر و منزلت ہے، (اشارہ بر نالہ کیس گورواجن دیو کے محل کی طرف ہے) کس کس بات کا شمار کراؤں، آپ کی چالیس یا گرما گرم تقاریر اگر ایک قلیل عرصہ کیلئے لوگوں کو گمراہ کر بھی دیں تب بھی حقیقت اور صداقت کا انکشاف ہونے پر اس کا اثر الٹا ہی ہوگا،

غضب خدا کا، سری کرشن مہاراج اور سری رامچندر مہاراج کا نام لیتے وقت آپکو لفظ "سری" استعمال کرنیکا خیال نہ ہے اور سوامی دیانند کے نام کے ساتھ سری ۱۰۸ مع ان تمام خود ساختہ جدید القاب کے جڑ دیا جائے، رام اور کرشن کی جو تھوڑی بہت قدر ہو رہی ہے اس کی ذمہ دار سنگھٹن کی تحریک ہے ورنہ آریہ سماج کے آج سے چند سال پیشتر کے اخبارات، رسالے اور پمفلٹ دیکھنے سے پتہ چل سکتا ہے کہ آریہ سماج کے ہاتھوں سے وہ متبرک اور برگزیدہ ہستیاں کن کن کند چھریوں سے زخمی کی جاتی رہی ہیں، اور اگر تقاریر کے الفاظ کو کرہ ہوائی سے پکڑنے کا کوئی آلہ دریافت ہو سکے تو پھر سناتنی بھائیوں اور رام اور کرشن کی عزت کرنے والے لوگوں کے آگے آریہ سماج کا سب پول کھل جائے میں اس بات کے اعتراف سے بھی گریز نہیں کرتا کہ آپ لوگوں کو بہت جلد ابھار سکتے ہیں، اور کہ ہندو بھائیوں کے نوجوان طبقہ سے خراج تحسین بھی آپ نے بڑی بھاری تعداد میں وصول کیا ہے مگر کیا ہی اچھا ہوتا، اگر کوئی دیرپا تعلیم اور شانتی وایک پیغام اور ان کے آچار اور چال چلن سدھارنے کا مصالحہ آپ اُن کے حوالے کر جاتے کہ جس سے وہ مستفید ہو سکتے، مگر افسوس، اس کے برعکس آپ ان کے دلوں میں نفرت، عناد، اور خصومت کا بیج بو چلے ہیں

آریہ سماج کی اسلام سے دھینگا مُشتی، اور کشمکش ملک کیلئے ایک لعنت عظیم ثابت ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے خیالات کا تبادلہ، اپنے مذہب کی انسانیت سے تبلیغ جائز اور برحق ہونی چاہیئے، مگر گذشتہ سالوں کا تجربہ کیا بتلا رہا ہے؟ جاننے والے جانتے اور دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں۔ کہ ملک کی غلامی کی بیڑیاں آگے سے قوی اور وزنی ہوتی چلی جا رہی ہیں، اور عنقریب مستقبل میں ان کے ہلکے ہونے اور ٹوٹ جانے کی کوئی امید نظر نہیں آتی، آپ کا دوران مباحثہ میں یہ ڈینگ مارنا کہ میں کھادی پہنتا ہوں اور نیشلسٹ ہوں، بالکل ہرزہ سرائی کے مترادف ہو جاتا ہے جبکہ آپ کے اقوال و افعال سے ملک کی گردن کا پھندا دن بدن سخت سے سخت تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

آپ کا مسلمانوں کی کتاب کو جھوٹا کہنا اس امر کی بین دلیل ہے کہ آپ کا مذہب عالمگیر نہیں ہو سکتا، دوسری طرف اسلام کی صداقت، رواداری اور وسعت کو دیکھئے کہ وہ وید مقدس کو سچا اور خدا کی طرف سے مانتا ہے آپ کے تمام رشیوں منیوں اور اوتاروں کو سچا مانتا، اور ان کو قابل عزت ولائق احترام تسلیم کرتا ہے، مسلمان بھائی جب سری کرشن اور سری رامچندر مہاراج کا اسم مبارک زبان پر لاتے ہیں تو اپنے عقیدے اور عقیدت کے طور اور اظہار پر "علیہ السلام" سے اُن کو یاد کرتے ہیں، برعکس اس کے آپ کی تنگ نظری ملاحظہ ہو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام کے ساتھ آپ لوگوں نے اپنے مذاہب اور سنسکرت زبان کی روایات اور رواج اور قاعدے کے بموجب تاحال کچھ ایزاد نہیں کیا، تو کیا وہ مذہب جو خدا کو ایک، اس کے سب پیغمبروں، رسولوں اور برگزیدہ انسانوں کو سچا اور منجانب اللہ سمجھتا ہے دنیا میں عالمگیر ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے، یا کہ وہ تنگ نظر، کوتاہ اندیش اور متعصب مذہب کہ جو خود اپنے مذہب اور ملک کے اوتاروں اور پیغمبروں کو جھوٹا سمجھتا ہو؟

اگر آپ اس علاقہ کے ان لوگوں کو (کہ جن کو آپ لوگ خوش اعتقادی سے "ہندو" کہتے ہیں اور جو جہاں تک مذہبی عقیدے اور روحانیت کا تعلق ہے ایک عجیب طرفہ معجون یا بالفاظ دیگر "چوں چوں کا مربہ" مذہب رکھتے ہیں) ویدک دہرم کا پیغام صرف وید مقدس اور ستیارتھ پرکاش کی تعلیم کے زور پر پہنچانے کی سعی اور عزم بالجزم کرتے تو آپ کی کوشش قابل قدر اور باعث صد آفرین گردانی جاتی، مگر افسوس کہ آپ نے ویدک دہرم کی تعلیمات کے ہتیار کو اسجگہ ناقابل عمل اور ناکافی طور پر تیز پا کر ہندو سنگھٹن کے اوچھے اور اپنے اندر سیاسی جذبات اور اغراض کو لئے ہوئے زہریلے ہتیار کو استعمال کیا۔

مسلمانوں کو بندر، چیل، سانپ، اور کوے سے تشبیہ دیتے ہوئے آپ لوگوں نے اس صداقت کو مجرمانہ طور سے فراموش کر دیا کہ ہندو مسلمان دونوں کو اس جگہ مل جل کر رہنا ہے ہندوؤں کو یہ کہکر لعنت کرنا کہ وہ ترکی ٹوپی کیوں پہنتے ہیں اور اس پر ان کا نعرہ تحسین بلند کرنا اس امر کی کھلی ہوئی

KHILAFAT LIBRARY

شہادت ہے کہ آپ ان کے دلوں میں مسلمانوں کے متعلق تعصب اور عناد کے جذبات اُبھارنے میں بہت حد تک کامیاب ہو گئے ہیں۔

اگر آریہ سماج کا دعویٰ اُن کے عقیدے اور دھرم کا صحیح عکس ہے اور درحقیقت وہ ملک میں امن اور شانتی کا راجیہ قائم کرنا چاہتے ہیں، تو میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا آپ کا موجودہ رویہ درست ہے؟

آپ کا منظور نظر اور چہیتا ویدک دھرم جب مطابق تاریخ کے کئی بار دنیا میں ناکام رہ چکا ہے تو پھر از سر نو اس کی تجدید اور ملک کو پھر سے اس نفسا نفسی، بے اتفاقی باہمی عناد، پرخاش اور خصومت اور بت پرستی، وغیرہ کی صفات کے چکر میں سے گذارنے کی کیوں کوشش کی جا رہی ہے، صدیوں کے آزمودہ کو پھر سے آزمانے کی حماقت کا ارتکاب کیا معنے رکھتا ہے؟ کیا اب لازم نہیں آتا، کہ دُنیا کی فلاح اور بہبودی اور بنی نوع انسان کی بھلائی اور برتری اور اطمینان قلب شانتی اور روحانی راحت و آرام کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی دوسری شریعت یا کسی اور مذہبی تعلیم اور نظام کو آزمایش کا موقع دیا جائے۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم ہندوستان کے رہنے والے ایک دوسرے پر اعتماد، بھروسہ اور یقین رکھتے ہوئے اپنی اور آنے والی نسلوں کی بہتری، برتری، اور سُود و زیاں کو مدنظر رکھکر گذرے ہوئے تجارب کی روشنی میں اور اس زمانہ تک کے حاصل کردہ علم کی امداد سے، یکجا بیٹھ کر ایسی تجاویز پر غور و فکر کریں، کہ جس سے ہماری درمیان کی یہ عدم اعتمادی، دشمنی اور نفرت کی روز افزوں خلیج پاٹی جا سکے؟ ہم سب جو کہ ایک دوسرے کے حقیقی بھائی ہیں باوجود ظاہری مذہبی اختلاف و امتیاز کے آپس میں گلے مل سکتے ہیں، اگر آپ جیسے مذہبی معلم اور ٹھیکیدار اپنی گفتار اور اس کے طرز بیان پر قابو پا لیویں۔

ہماری آپس کی موجودہ رسہ کشی ہمکو کبھی بھی ایک دوسرے کے نزدیک نہ ہونے دیگی، چہ جائیکہ رسہ ٹوٹ جائے اور دونوں کھینچنے والی ٹولیاں سر کے بل قعر مذلت میں (جو کہ اُن کے پس پُشت ہی) جا گریں، اور کہ جہاں سے نکلنے اور اُبھارنے کیلئے وقت اور قدرت کو پھر سے بڑی بڑی ہستیاں پیدا کرنی پڑیں، کون کہیگا کہ ہمارا یہ فعل قابل ستائش اور مبنی بر عقل و دانش ہوگا؟

خدا ایک ہے اس کی قدرت کے قوانین سب کے لئے مشترک اُس کی فطرتی شریعت غیر متبدل اور پُر معانی، اس کا منشا کبھی بھی انسان کی آپس میں دھینگا مشتی اور سر پھٹول نہیں ہو سکتا،

ہم انسان، بڑے بڑے مسائل کے آن واحد میں حل کرنے کی صلاحیت اور استعداد رکھتے ہیں، تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے آپس میں معمولی سے اختلافات شانتی اور امن کی شاہراہ پر ہمارے لئے سنگ گراں ثابت ہوں،

جب ہمارے اندر خدا کو پانے اور اس کا تقرب حاصل کر کے دائمی راحت و نجات حاصل کرنے کی بزرگ ترین خواہش موجزن ہو اور جب ہم یہ سمجھ لیویں کہ انسانی افعال اس سے بڑھ کر کے کسی انعام کے مستحق اور انسانی دل اس سے بڑھ کر کے کوئی خواہش اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا، تو پھر کوئی وجہ نظر نہیں آتی، کہ ہم اس انتہائی مقصد کے حصول کیلئے انتہائی قربانی کرنے کو کیوں طیار نہ رہیں؟

طوالت کے خوف سے اب اختتام کی طرف آتا ہوں اور آپ سے خصوصاً اور عوام سے عموماً دست بستہ یہ التجا ہے کہ اے ایک خدا کی مخلوق آپس میں امن شانتی اور محبت و پیار سے رہنا سہنا سیکھو، کسی کی دل آزاری، کسی مذہب، کسی قانون اور کسی شریعت میں جائز نہیں ہے ہر دل میں خدا کا جلوہ ہے ہر دل اس کا تخت ہے اس لئے ہر دل کی عزت، حرمت اور توقیر ہر دل پر لازمی اور لابدی ہے ایکدوسرے کے ساتھ بلا امتیاز مذہب و ملت بھائی بھائی کی طرح برتاؤ کرو، خدا تمھارے عقیدوں، ارادوں اور خیالات کا علم رکھتا ہے وہ تمھارے اعمال کو دیکھتا ہے اچھے اور نیک عمل کرو، ہر بزرگ اور مذہبی پیشوا کی عزت کرو، کسی کو بڑا، کسی کو چھوٹا، کسی کو حقیر نہ کہو نہ جانو۔

بھائی دھرم بھکشو! خدا آپ کو توفیق بخشے کہ آپ ٹھنڈے دل سے میری ان سطور کو مطالعہ فرمائیں، اور سوچیں اور غور کریں، کہ دوسروں کے دلوں کو شانت کرنے، دوسروں کو راہ حق اور صراط المستقیم پر لانے اور چلانے کیلئے پہلے آپکا ان تمام خوبیوں سے مزیّن ہونا ضروری ہے۔

آپ کے الفاظ کی گرمی، طرز بیان، اور بیان کے وقت آپ کی بیتابی اور اضطراب، کھُلے بندوں اور علی الاعلان بتلا رہے ہیں، کہ آپ کی روح تاحال تشنہ ہے آپ کے اندر کا دھرم بھکشو تاحال "پنڈت" اور "برہمن" نہیں بنا، میں خدا سے دعا کرتا ہوں، اور ہر شب کرتا رہوں گا کہ آپ کو صراط المستقیم دکھلائے اور آپ کے دل کو شانتی بخشے، آپ بھی ضرور کوشش کریں، ملنگنے پر وہ دیگا۔ اور مستحق ہونے پر آپ پائیں گے، آمین۔

سکھ مذہب تنزّل کی طرف جا رہا ہے

سکھوں کا مشہور ہفتہ وار اخبار "شیر پنجاب" اپنے ۳۰ مارچ کے اشو میں لکھتا ہے کہ:-

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، کہ سکھ مذہب ترقی نہیں کر رہا ہے اس کے حلقۂ اثر میں اتنے لوگ داخل نہیں ہوتے، جتنے کہ اس سے نکلے جا رہے ہیں، اور اگر یہی لیل و نہار رہا، تو تھوڑے عرصہ میں ہی ہمیں اپنا بوریا بستر دنیائے مذہب سے لپیٹ لینا ہوگا، آج سے نصف صدی پیشتر پنجاب میں چھ ریاستیں سکھوں کی تھیں اب کتنی ہیں؟ مہاراجہ کپور تھلہ اور مہاراجہ جیند نے اپنے کیس کٹوا دئے ہیں، کپور تھلہ گھرانہ کے بیسیوں سرداروں نے سکھ مذہب کے نشانات اُتار دئیے ہیں، جیند میں تو سکھی جان بلب ہے اور سسک رہی ہے نابھہ برباد کر دیا گیا ہے فرید کوٹ کا حکمران بچہ ہے کلسیہ اور پٹیالہ میں ہندوازم سکھی پر غالب آچکا ہے وہاں بھی اگر حالات بہتر نہ ہوئے تو سکھی چند دن کی مہمان ہے، سکھ رؤسا دن بدن مذہب سے دُور ہوتے جاتے ہیں، نام نہاد اچھوتوں کو غیر سکھ اپنی آغوش میں لے رہے ہیں، بازیگروں کے دو دیہات امسال پھر مسلمان ہو گئے ہیں، دیہات میں اکالی تحریک کی بدولت دھرم سے لوگوں میں جو محبت اور دلچسپی پیدا ہوئی تھی وہ اب کرتی کسان کے زیر سایہ دن بدن کم ہو رہی ہے علانیہ سادہ لوح زمینداروں کو مذہب سے نفرت دلائی جا رہی ہے دوسری طرف پرچار کے گھاٹے کے باعث مذہبی

KHILAFAT LIBRARY

ذہنیت کے اشخاص کو رادھا سوامی مت کے سرگرم و مستعد پرچارک گمراہ کئے جا رہے ہیں، سہجدہاریوں کو ہم نزدیک نہیں پھٹکنے دیتے وہ اب سناتن دھرمی اور آریہ سماجی بنتے چلے جا رہے ہیں، شہید سکھ مشنری کالج میں مذہب سے دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ قومی تحریک میں کالج مذکور کے طلبا نے قربانیوں کیلئے کود پڑنے کا دلیرانہ اعلان تو کر دیا، مگر اس کالج کے لڑکوں یا اُستادوں نے بازیگروں کے مسلمان ہو جانے یا سکھ دھرم کے پیروؤں کی تعداد میں کمی کا احساس کر کے یہ اعلان تو نہیں کیا، کہ ہم دیہات اور شہروں میں ہندو سادھوؤں کی طرح کچھ عرصہ پھر کر بغیر تنخواہ مفت پرچار کرینگے یا جب تک فلاں علاقہ سکھ نہیں ہو جاتا، ہم کم تنخواہ پہ اس علاقہ میں کام کریں گے، غرضیکہ ان لوگوں میں بھی دھرم کیلئے کوئی جوش یا دلچسپی نہیں ہے، جو دھرم پرچار کیلئے تیار کئے جا رہے ہیں، سکھ مشنری محض ہر دلعزیزی کیلئے اپنے کام کو چھوڑ کر ایسے کام کرنے لگ جاتے ہیں جن سے ان کا کوئی تعلق نہیں، ایک پرچارک کی نسبت ہمیں علم ہے کہ پہلے وہ چیف خالصہ دیوان کے ماتحت سکھ دھرم کا پرچار کیا کرتے تھے، وہاں سے نکلے اور بیکار ہی رہے تو گئو رکھشنی سبھا کے ملازم ہو کر دیہات میں گئو ماتا کے بھجن گانے لگ گئے، جب گئو رکھشنی سبھا کے فنڈ بھی ختم ہو گئے تو کانگرس کے تنخواہ دار پرچارک بن گئے، اور عرصہ تک وہیں کام کرتے رہے، آج کل پرچارکوں کیلئے بیمہ کمپنیوں کی ایجنسی ایک مرغوب مشغلہ بنا ہوا ہے، بیمہ کمپنیاں ان کے اثر و رسوخ کا فائدہ اٹھاتی ہیں، غرضیکہ ہمارے پرچارکوں نے اپنا کام پرچار سمجھا ہوا ہے اس سے اُنھیں غرض نہیں کہ پرچار کس مشن کا کیا جائے، غرضیکہ مذہب اب سکھ مشنریوں کو بھی اپیل نہیں کرتا، دوسری طرف مذہب کے خلاف لامذہبی اور بے دینی کا پروپیگنڈا زور سے جاری ہے لامذہبی و بے دینی کی اس رَو سے باقی مذاہب تو شاید بچ بھی نکلیں، لیکن اگر ہم نے وقت پر سکھوں کو روکنے کا انتظام نہ کیا تو ہم مٹ جائیں گے، اچھوت تو اب ہمارے ہاتھ سے گئے سہجدھاریوں کو ہم اب بھی بچا سکتے ہیں، مگر اس کام کے لئے روپیہ نہیں، اور نہ ہی قوم میں اتفاق ہے گوردوارہ کمیٹیاں گوردواروں کی آمدن مقدمہ بازی میں صرف کر رہی ہیں، اور اس مقدمہ بازی کا کوئی انجام نظر نہیں آتا، امید نہیں کہ وہ وقت کبھی آنے پائے، جب گوردواروں کی تمام آمدنی دھرم پرچار پر خرچ ہوا کرے گی، آثار و قرائن سے قیاس ہوتا ہے کہ ہم مٹ جائیں گے، اور ہم بسرعت موت کے منہ کی جانب چلے جا رہے ہیں، نوجوانو! اب اس سوال کا جواب دینا کہ سکھ مذہب زندہ رہیگا یا نہیں؟ تمہارا کام ہے اگر تم عیسائی مشنریوں کی طرح کمر ہمت باندھ لو، تو بیس سال میں سکھ دھرم کے پیروؤں کی تعداد اب بھی دُگنی ہو سکتی ہے ورنہ تمہارا انجام بھی وہی ہوگا جو غافلوں کا ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ میرے نزدیک ہمدردانِ سکھ دھرم کو ذرا ٹھنڈے دل سے اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ سکھ دھرم تنزل کی طرف کیوں جا رہا ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنے آئندہ اشو میں اس پر کچھ لکھوں گا مجھے امید ہے کہ اگر سکھ صاحبان اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے تو وہ انہیں اس میں بہت کچھ مفید معلومات پائینگے (اڈیٹر نور)

پنجاب ساہوکارہ ایکٹ سنہ ۱۹۳۰ء کا خلاصہ

ساہوکارہ ایکٹ کا پنجاب میں نفاذ ہو چکا ہے تمام لوگوں کی واقفیت کیلئے خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

جس پنجاب ساہوکارہ ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۳۰ء کو گورنر پنجاب نے ۱۹ر جنوری سنہ ۳۰ء کو، گورنر جنرل نے ۹ر مارچ سنہ ۳۰ء کو منظور کر لیا ہے، اس کی موٹی موٹی دفعات کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے،

پنجاب ساہوکارہ ایکٹ سنہ ۳۰ء

دفعہ اول۔ اس ایکٹ کو پنجاب ساہوکارہ ایکٹ کے نام سے موسوم کیا جائے گا، اس کا نفاذ سارے پنجاب میں ہوگا اس کا نفاذ ۲۱ر مارچ سے کر دیا گیا ہے۔

دفعہ دوئم۔ بینک کمپنی کواپریٹو سوسائٹی کورٹ، ساہوکارہ سود اور قرضہ کی تعریف کی گئی ہے، مستثناء (الف) قرضہ میں پوسٹ آفس، بینک یا کسی دوسرے بینک کمپنی یا کواپریٹو سوسائٹی کی مالی ڈیپازٹ یا کوئی دوسری جائداد شامل نہیں،

(ب) اصلاح قرضہ میں وہ قرض یا ڈیپازٹ شامل نہیں جو کسی رجسٹرڈ سوسائٹی یا ایسوسی ایشن کو دیا جاتا ہے

(ج) اصلاح:۔ قرضہ میں وہ قرض شامل نہیں جو کہ گورنمنٹ یا کوئی لوکل باڈی گورنمنٹ کی اجازت سے دے گی۔

(د) اصلاح قرضہ میں وہ قرض شامل نہیں جو کسی بنک کو اپریٹو سوسائٹی یا کسی ایسی کمپنی نے دیا ہو جس کا حساب کوئی سند یافتہ آڈیٹر کرتا ہے،

(ر) اس میں ہر ایک پرامیسری نوٹ کے سوائے وہ زر پیشگی شامل نہیں جو کسی نیگوشی ایبل انسٹرومنٹ کی بنا پر دیا جائے

(س) اس میں وہ لین دین شامل نہیں ہے جو کہ فی الحقیقت رہن یا کسی غیر منقول جائداد کی فروخت ہے،

(ش) اس میں وہ قرضہ شامل نہیں جو کہ تجار کو دیا جائے،

ساہوکار کا قرض

(الف) ساہوکار کو اس ایکٹ کی رو سے ہر ایک مقروض کے قرض کا حساب ایسے طریق سے باقاعدہ قلمبند کیا کرے گا جو کہ لوکل گورنمنٹ مقرر کرے،

(ب) ہر ایک مقروض کو ششماہی کے قرض کا خوشخط حساب مہیا کرے گا، اس حساب پر ساہوکار یا اس کے ایجنٹ کے دستخط ہونگے، اس حساب میں وہ بقایا درج ہوگا جو کہ ۳۰ر جون یا ۱۵ر اساڑھ اور ۳۱ر دسمبر یا ۱۵ر پوہ کو محسوب ہوگا اس میں وہ جملہ لین دین شامل ہوگا، جو کہ اس ششماہی کے دوران میں ہوا، جس کا حساب دیا جائیگا، اور ایسے طریقہ اور ایسے فارم میں ایسی تفاصیل درج کر کے بھیجا جائیگا، جو کہ لوکل گورنمنٹ مقرر کریں، جو بیلنس ۳۰ جون یا ۱۵ اساڑھ کو محسوب ہوگا، اسے ۳۰ اگست یا ۱۵ بھادوں کو یا اس سے پہلے بھیجا جائیگا،

تشریح:۔ لوکل گورنمنٹ حسابات کے فارموں اور اعداد کو مقرر کرے گی، اور ساہوکار کو اختیار ہوگا، کہ وہ یہ حساب اردو، گورمکھی، ناگری یا مہاجنی میں درج کریگا۔

شرط یہ ہے کہ اگر قرض تحریری یہ مطالبہ کرے کہ حساب مذکورہ زبانوں میں سے کسی میں بھیجا جائے، تو یہ اسے مقررہ سکیل کے مطابق اس کے اخراجات پر اس زبان میں بھیجا جائے گا،

(ب) مقررہ حساب ایسے طور پر رکھے جائیں گے کہ زر، سود اور زر اصل علیحدہ علیحدہ دکھائے جائیں گے بقیہ مضمون دیکھو

KHILAFAT LIBRARY

کمینگی کی حد ہو گئی

جب مستریوں کا فتنہ برپا ہوا تو شروع میں میری بھی رائے تھی کہ انہیں کوئی وزن نہ دیا جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ اپنی موت خود ہی مر جائیں گے، اگر ہم ان نابکاروں کو کوئی وزن دیں گے تو یقیناً ان کی رسی اور دراز ہو جائے گی، یہی وجہ ہے کہ میں نے کبھی ان بدمعاشوں کو منہ نہیں لگایا، مگر مباہلہ کا تازہ چیتھڑا جو برآمد ہوا ہے اس کی سنڈاس اور تعفن کسی تشریح کی محتاج نہیں، جب میں نے پڑھا تو مجھے رات بھر نیند نہ آئی، میں نے اپنے ایک ہندو اور غیر احمدی دوست سے اسی روز اثنائے گفتگو میں کہا کہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ شرافت اور انسانیت کے قائم رکھنے کیلئے سب ہندوؤں، غیر احمدیوں اور سکھوں کو اس حد سے بڑھی ہوئی کمینگی پر آواز بلند

لعنت بھیجنی چاہیئے

خود میں اپنے دل کی کہتا ہوں کہ یہاں کے لالہ بڈھے شاہ جو عام طور پر ہمارے سلسلہ کے زیادہ مدمقابل سمجھے جاتے ہیں اگر کوئی بدفطرت کمینہ ان کی عزت پر حملہ کرے تو سب سے پہلے

میرے احساسات مجروح ہونگے

جہاں میں پہلے اس بات کا حامی تھا کہ ان کے برخلاف کچھ نہ لکھنا چاہیئے اور انہیں اپنی موت آپ مرنے دیا جائے وہاں اب میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ اب پانی سر سے گذر چکا، کمینگی کی حد ہو گئی، اب ہر جائز اور ممکن طریق سے اس گندی نالی کا منہ بند کر دینا چاہیئے، میں اس موقعہ پر گورنمنٹ کو بھی یہ کہونگا کہ اسے دس لاکھ نفوس کے جذبات کا خیال کرنا چاہیئے اور اگر گورنمنٹ کسی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہتی تو کم از کم فحش نویسی کی بنا پر ان ناہنجاروں پر مقدمہ چلانا چاہیئے، دنیا میں سب سے بڑھ کر فتنہ پرداز ہی سزا کے مستحق ہیں، جو اپنی کج روی اور فتنہ پردازی سے ملک کے امن کو تباہ کرتے ہیں، اس نقطہ خیال سے بھی فتنہ پردازی کی حد ہو گئی، اگر گورنمنٹ ایسے فتنہ پردازوں اور امن عامہ کو خاک سیاہ کرنے والوں کو کوئی سزا نہیں دے سکتی تو مجھے یہ کہنا چاہیئے کہ گورنمنٹ کا قانون قابل اصلاح ہے، میں اس نوٹ کو ختم کرنے سے قبل ہندو، مسلم پریس سے بھی شرافت اور انسانیت کے نام پر یہ اپیل کرتا ہوں، کہ وہ بھی مباہلہ کی اس حد سے بڑھی ہوئی کمینہ حرکت، گندی روش، اور فتنہ پردازی پر جس سے شرافت کا جنازہ نکل رہا ہے وہ مباہلہ والوں کی اس بدکرداری پر علی الاعلان

پھٹکار بھیجے

تا کہ وہ محسوس کر سکیں کہ ایسے بدکرداروں کا کوئی شریف آدمی حامی نہیں ہو سکتا، اور آئندہ کے لئے کسی بھی ایسے بدطینت کو یہ بدراہ اختیار کرنے کا حوصلہ نہ پڑے۔

اس مضمون کے لکھنے کے تیسرے دن بعد مجھے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ نے مباہلہ والوں پر مقدمہ قائم کر دیا ہے۔

نمبر ۱۱ جلد ۲۱ اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ اپریل سنہ [illegible]
KHILAFAT LIBRARY

کیا ہندوستان دوسرا اسپین بننے والا ہے

مسلمانوں کی تمام جماعتوں سے خطاب

الحمرا اور غرناطہ کی شہرت والے مسلمانو! سمندر پر کشتیاں چلانے والے مسلمانو!! بحر ظلمات میں گھوڑے دوڑانے والے مسلمانو!!! یورپ کے دور دراز علاقہ سپین پر صدیوں تک اسلامی پرچم لہرانے والے مسلمانو!!!! غور کرو اور دیکھو کہ سپین میں تمہاری عزت و شوکت کا نوحہ پڑھنے کے اسباب کیا تھے، اور سپین سے تمہاری نسل تک نابود کر کے وہاں کے عیسائی حکمرانوں نے تم پر کس کس قسم کے قانون نافذ کئے۔

سپین میں مسلمانوں نے کئی سو سال تک حکومت کی علم و عرفان کے دریا بہا دیے، غرناطہ کی یونیورسٹی میں تمام یورپ سے عیسائی طلبا جوق در جوق آتے تھے، اور علم کی تحصیل کرتے تھے بالکل اسی طرح سے جس طرح سے آج ہندوستانی ایرانی افغانی اور ترک کیمبرج اور آکسفورڈ میں کسب علم کے لئے انگلستان جاتے ہیں، ان ایام میں ہمارے موجودہ استاد ہمارے شاگرد تھے، مگر زمانہ کے انقلابات دیکھئے کہ استاد اب شاگرد کی حیثیت رکھتا ہے، اور ہمارے خوشہ چین اب ہمیں حکمت کا درس دے رہے ہیں۔

سپین میں ہمارے زوال کے اسباب سپین میں ہمارے زوال کے اسباب کیا تھے؟ خانہ جنگی، حکومت کے تمام بڑے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کیلئے آپس میں لڑ رہے تھے، ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے مسلمانو! جب تم حکمران تھے، تو اپنی ہستی کو خانہ جنگی کے طفیل سنبھال نہ سکے، تو اب جبکہ ہندوستان میں حکومت انگلشیہ کے غلام اور ہندوؤں کے غلام در غلام ہو تو بتلاؤ کہ تم اپنی ہستی کو کس طرح محفوظ رکھ سکو گے؟

ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودہ اسلامی دشمنی کسی تشریح کی محتاج نہیں، ارض ہند پر جو دن چڑھتا ہے وہ ایک نئی مصیبت اور ایک نئی آفت کا منظر پیش کرتا ہے مگر مسلمانوں کے لیڈر، مسلمانوں کے علماء، اور مسلمانوں کے اخبار نویس ہیں کہ اپنی اپنی بات کی پچ اور ضد کیلئے ایک دوسرے کی بیخ کنی پر اپنا وقت عزیز صرف کر رہے ہیں، پانی سر سے گذر رہا ہے اور ہمیں ابھی تک کسی قسم کا احساس ہی نہیں گویا ابھی تک کچھ نہیں بگڑا، مسلمانو، ہم تمہاری موجودہ حالت کو مختصر کر بیان کرتے ہیں تاکہ تم ہندوستان میں اپنی موجودہ حیثیت اور آنے والے خطرات کا اندازہ کر سکو۔

اندلس میں کس کس قسم کے قوانین کا نفاذ ہوا تھا؟

ہمارے ایک معزز ہندو بھائی نے جو ہندوستان کا فصیح و بلیغ مقرر اور زبردست لیڈر تھا ایک دفعہ اپنی تقریر میں کہا تھا، کہ جب سپین سے مسلمان نکالے جا سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ہندوستان سے نکال دیے جائیں، اگر ان پر عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے، تو انہیں مجبوراً اس ملک کو خیر باد کہنا پڑیگا۔

مسلمانوں کے اخراج کیلئے ہمارے ہندو بھائیوں نے سپین کی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا، سپین کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے، کہ وہاں مسلمانوں کے خلاف تمام یورپ میں نفرت و حقارت پھیلانے کے لئے عیسائی پادریوں کی سرفروش جماعتیں میدان عمل میں آئیں ان انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا، کہ وہ جمعہ کے دن شاہی مسجد کے سامنے کھڑے ہو کر آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناپاک گالیاں بکتے مسلمان جوش میں آ کر اس پادری کو مار ڈالتے، اس قتل کی خبر کو یورپ میں خوب نمک مرچ لگا کر پیش کیا جاتا، جب اس قسم کے واقعات کثرت سے ہونے لگے تو تمام یورپ میں مسلمانوں کے خلاف غیظ و غضب پھیل گیا، عیسائی رعایا بھڑک اٹھی، اور بیرونی امداد سے مسلمانوں کی تکا بوٹی کر ڈالی گئی۔

ہندوستان کی حالت ہندوستان میں بھی مسلمانوں کی مخالف جماعت نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گندی تقریریں کی جاتی ہیں، ایسی کتابیں لکھی جاتی ہیں جن سے مسلمانوں اور ان کے پیغمبر کے خلاف نفرت و حقارت پھیلے، مسلمانوں میں جوش پھیلے اور قتل و غارت تک نوبت پہونچے، چنانچہ اسی سلسلہ میں مہاشہ دھرمپال، مہاشہ لیکھرام، سوامی شردھانند جی وغیرہ قتل ہوئے لیکن ہندو سرفروشوں کی جماعتیں برابر برسر کار ہیں اور کتاب پر کتاب تصنیف ہوتی چلی جا رہی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف منظم سازش ہو چکی ہے بدقسمتی سے ہندوؤں نے سمجھ لیا ہے کہ ہندوؤں کا دشمن اسلام ہے وہ اسلام جو ہندوستان میں بڑی سرعت سے پھیل رہا ہے اسلئے ایک طرف تو ہندوؤں نے اسلام کے نمایاں شعار کو خود اختیار کرنا شروع کر دیا ہے اور دوسری طرف انھوں نے مسلمانوں کے پیغمبر اور ان کی الہامی کتاب کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانے کا انتظام کر رکھا ہے تاکہ ہندو اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر اپنا مذہب ترک نہ کر دیں حال ہی میں دھرم بھکشو نے ایک کتاب شائع کی اور یقیناً یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا، مسلمانوں نے اگر جوش میں آ کر قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تو ایک آدمی کی موت ایک قوم کو اکٹھا کر دے اور ایسے سرفروشوں کو پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے اب بتلایئے کہ یہ سلسلہ کس طرح سے رک سکتا ہے۔

سپین کے بعض قوانین سپین میں جب مسلمانوں سے حکومت چھین گئی، تو ان کو وہاں سے خارج کرنے کے لئے جو طریقے اختیار کئے گئے ان کا اندازہ ان قوانین سے معلوم ہو سکتا ہے جو وقتاً فوقتاً وہاں نافذ ہوتے رہے اور جن کے بعد مسلمانوں کیلئے وہاں رہنا محال ہو گیا تھا، مثلاً

"(۱) سنہ ۱۳۹۲ء میں کونسل نے فتویٰ دیا کہ مسلمان اذان نہ دیا کریں"

"(۲) سنہ ۱۵۱۳ء میں حکم دیا گیا کہ مسلمان نئی مساجد تعمیر کریں اور بعض پرانی مسجدیں منہدم کر دی گئیں"

"(۳) سنہ ۱۵۶۷ء حکم دیا گیا کہ مسلمان عربی کی جگہ اسپین کی زبان استعمال کریں"

"(۴) " " میں حکم دیا گیا کہ عورتیں بے نقاب باہر نکلیں، منگنی، بیاہ اور تیوہار عیسائی طریقہ پر کئے جائیں، ۵ا سال کی درمیانی مسلمان لڑکوں کو جبراً عیسائی مدارس میں داخل کیا جائے"

"سنہ ۱۵۵۵ء میں مسلمانوں کو قصابی کے کام سے روک دیا گیا، اور انھیں ذبیحہ کی ممانعت کر دی گئی"

مندرجہ بالا قوانین پر ایک نظر ڈالئے اور دیدہ عبرت وا کیجئے۔ کیا ہندوستان میں اس کام کی ابتدا نہیں ہو گئی جو اسپین میں اختیار کیا گیا تھا۔

کیا ہندوستان کی بعض ریاستوں اور بعض علاقوں میں اذان پر پابندیاں نہیں۔

کیا سندھ میں نہر کی تعمیر کے وقت مسجدیں شہید نہیں کی گئیں وہ آئے دن مسجدوں کو گرا دینے کا انہیں نہ کیں [illegible]

KHILAFAT LIBRARY

پیدا نہیں ہوجاتا،

کیا اردو، فارسی اور عربی کی جگہ ہندی بھاشا اور پنجابی نہیں لے رہی۔

کیا شاردا بل مسلمانوں کی منگنی اور بیاہ کے لئے ایک پابندی نہیں۔

کیا مدارس کی موجودہ لازمی تعلیم مسلمانوں کے لئے فوائد کے علاوہ کچھ نقصان بھی رکھتی ہے یا نہیں۔

کیا ذبیحہ گاؤ اور دیگر امور کے متعلق اسمبلی میں قوانین بنانے کی کوشش جاری نہیں، اور مذبح خانوں پر فسادات نہیں ہو رہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی پوزیشن نازک صورت اختیار کر رہی ہے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے لیڈر مسلمانوں کے اخبار نویس، مسلمانوں کے علماء باہم جمع ہو کر مجلس مشاورت قائم کریں اور

(الف) آپس میں اتحاد و اتفاق کی داغ بیل ڈالی جائے۔

(ب) ہندوؤں سے مل کر فیصلہ کیا جائے جس سے تمام متنازعہ فیہ امور کا باعزت تصفیہ ہو سکے،

(ج) جن امور کا حکومت سے تعلق ہے وہ حکومت کے گوش گذار کئے جائیں۔

اگر مسلمانوں کے موجودہ اہل الرائے حضرات نے ان خطرات کے سدباب کی بروقت کوشش نہ کی تو آئندہ زمانہ کے تمام مصائب کا گناہ ان کی گردنوں پر ہوگا۔ (زمانہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا

عدیم المثال استقلال و عزیمت

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جہاں اور محاسن اخلاق سے بدرجہ اکمل متصف تھے وہاں استقلال و عزم راسخ بھی آپ کی ایک نمایاں خصوصیت تھی۔

ابتدا میں دعوت تبلیغ اور اشاعت توحید کے سلسلہ میں حضورؐ کو سخت ترین زحمتیں برداشت کرنی پڑیں، تمام عرب دشمن ہوگیا، ہر شخص اپنی پوری طاقت سے مخالفت پر آمادہ تھا، مگر آپ نہایت جرأت و دلیری سے ان تمام سرکشوں کے خلاف تبلیغ وحدانیت کرتے رہے،

وحدانیت اہل عرب کے نزدیک ایک ایسی غیر مانوس صدا تھی کہ اس کے سننے کے بعد ہی ہر شخص نے اس کی مخالفت کو اپنا نصب العین بنالیا، تمام قوم ہمسایہ عزیز و اقارب آپ کے دشمن تھے، مگر آخرکار آپ کے استقلال کو فتح حاصل ہوئی۔

اسلام کی ترقی کے خلاف ہزاروں جد و جہد کی گئیں مگر آپ کی آواز کو دنیا کی کوئی طاقت پست نہ کرسکی، آپ نے غیر معمولی صبر و تحمل سے ان مصائب کا مقابلہ کیا، آخر کار وہ دن آیا کہ فتح مندی کے ساتھ کعبہ کیلئے تشریف لائے، اور جس کعبہ میں ناقوس بجتے تھے، لات و عزیٰ کی پوجا ہوا کرتی تھی، وہاں لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کی صدا آنے لگی جس ملک میں شراب خوری فسق و فجور ہوا کرتا تھا، وہاں طہارت و تقویٰ کی گرم بازاری ہونے لگی، اور یہ سب کچھ حضورؐ کے استقلال و استقامت کا صدقہ تھا،

اپنے نبی کی زندگی پر نظر کرتے ہوئے ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ مصیبت و تکالیف سے گھبرا نہ جائے، سچا مسلمان وہ ہے جو اپنے آقائے نامدار کی طرح جس کام کی ابتدا کرے اسے تمام و کمال کرکے چھوڑے،

اپنے رسولؐ کے استقلال و استقامت پر غور کرو کہ ہزارہا مصیبتوں کے باوجود آپ کے ارادوں میں تزلزل پیدا نہ ہوسکا تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے، کہ ایک یتیم بچہ عرب میں پیدا ہوا اور اس کے فدا کار بطحا کی پہاڑیوں سے نکل کر قیصر و کسریٰ کے محل پر فتحمندی کے جھنڈے گاڑ دیں، اور تمام دنیا سے کفر کی نجاست کو دور کرکے خداوند قدوس کے سامنے چالیس کروڑ انسانوں کو سربسجود کردیں۔

وہ مسلمان جو اپنے نبی کے نقش قدم پر چلے ان کی کامیابی کے تذکرے بھی قابل تعجب ہیں، ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء طرابلس میں اہل اٹلی نے حملہ کیا، مسلمانوں کی حالت افسوس ناک تھی جب کافروں کی کثرت سے مجاہدین بہت زیادہ مرعوب ہو رہے تھے تو عرب کے مشہور لیڈر طلحہ ابن شہاب السلوی نے ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء کی شب میں محصورین کو جمع کیا، اور اس طرح تقریر کی۔

"اے لوگو! - دشمن تمہارے آگے ہیں اور موت پیچھے لگی ہوئی ہے چاہے تم مضبوط برجوں میں ہی کیوں نہ چھپ جاؤ، مگر وہ تمہیں آگھیرے گی، اللہ کی راہ میں تم اپنا مال و دولت تو پہلے ہی قربان کرچکے ہو کیا اس بات کیلئے آمادہ ہوسکتے ہو کہ اپنے بزرگوں کی تقلید میں دین کیلئے جانیں بھی قربان کر ڈالو اور تلوار کے سایہ میں شریفانہ موت مرو"

اس تقریر نے مسلمانوں میں اس قدر جوش و استقلال پیدا کردیا کہ صبح ہوتے ہی تمام لشکر نے نماز ادا کرکے کفار اطالیہ پر حملہ کیا، اور شام تک فدا کاران اسلام کی تلواریں چلتی رہیں اور سورج غروب ہونے سے پہلے مخالفین کی جماعت میدان جنگ سے بھاگ نکلی، یہ استقلال کی برکت تھی مغلوب مسلمانوں نے پانچ ہزار مخالفوں کو قتل کیا، اور دو ہزار بندوقیں غنیمت میں حاصل ہوئیں،

استقلال سے ہر ایک شخص کامیاب ہوسکتا ہے۔

(پروفیسر شبلی ابراہیمی ایم اے لیکچرار سینٹ جارج کالج (کلکتہ)

اسلام کی رواداری

سب سے بڑا اور عام الزام جو اسلام پر تاریخی اور مذہبی اعتبار سے مغربی مصنفین نے لگایا ہے وہ یہ ہے کہ اسلام غیر روادار ہے،

انتقامی کارروائی کیلئے یہ الزام انتہا ہے جبکہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہسپانیہ، اطالیہ اور اولیہ میں ایک مسلمان کو بھی زندہ نہیں رکھا گیا، اور یونان میں ۱۸۲۱ء کی بغاوت کے بعد ایک مسلمان بھی زندہ اور ایک مسجد بھی کھڑی نہیں رہنے دی گئی، بلقان کے مسلمان جو ایک زمانہ میں اکثریت کے مالک تھے، تمام یورپ کی سازش اور رضامندی کے ساتھ تدابیر خاص سے کم کردیئے گئے، مسلمانوں کے ملکوں میں عیسائیوں کو عجیب عجیب طریقوں سے بغاوت کرنے اور تمام مسلمانوں کا قتل عام کرنے پر ابھارا گیا، لیکن جب مسلمانوں نے انتقام لینا چاہا تو انھیں سخت مطعون کیا گیا، یہودیوں پر تمام یورپ کے اندر زمانہ وسطیٰ میں ظلم و ستم کیا گیا، عربوں کے ہسپانیہ سے نکلنے پر ان کے اوپر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، انھیں زار روس میں ستایا گیا، اور جب پولینڈ کی سرزمین بھی ان پر تنگ کردی گئی تھی، اسلامی ممالک میں عیسائی اور یہودی آزادی ضمیر اور اپنے قومی معاملات میں داخلی طور پر کامل اختیارات سے بہرہ اندوز تھے، اور ہیں، عیسائی مجلس انتساب

KHILAFAT LIBRARY

کے خونی ظلم و ستم سے جو لوگ بھاگے تھے، ان کیلئے اسلامی ممالک بہترین پناہ گاہ تھے، مغربی عیسائیوں کو مسلمانوں کے اعتقادات کے متعلق اس وقت تک کچھ بھی معلومات حاصل نہیں ہوئیں جبتک اٹھارہویں صدی کے دائرۃ المعارف لکھنے والے نہیں پیدا ہوئے، لیکن مسلمانوں کو خوب معلوم تھا کہ عیسائیت کیا ہے اور اسلام سے کس کس بات میں مختلف الخیال ہے اگر یورپ کو اسلام کا اتنا ہی علم ہوتا جیسا کہ اس زمانہ میں مسلمان عیسائیت سے واقف تھے، تو صلیبی جنگیں کبھی نہ ہوتیں۔

عیسائیت بیرونی دنیا کو قطعی طور پر مردود ہی سمجھتی تھی لیکن اسلام کا یہ خیال نہیں تھا، شریف اور نیک دل عیسائی غیر عیسائی دنیا کو صرف عیسائی بنا کر ہی نجات دلا سکتے تھے جب تک مغربی اقوام عیسائیت کے مذہبی قانون سے نکل نہیں گئیں وہ رواداری کے لفظ سے واقف نہیں ہوئیں، اس کے برعکس مسلمان رواداری اور تہذیب کی اعلیٰ صفات سے اس وقت محروم ہوئے جب انھوں نے اسلام سے منہ پھیر لیا، مسلمانوں کیلئے یہودیت عیسائیت اور اسلام ایک ہی مذہب کی تین صورتیں تھیں یہودی خدا کی رحمت کو صرف اپنے مخصوص فرقہ کیلئے محدود کرتے تھے اور خدا کی بادشاہت کو اپنی قوم کا ورثہ قرار دیتے تھے، عیسائی کہتے تھے، خدا کا رحم صرف انھیں کو حاصل ہو سکتا ہے جو ہمارے مخصوص عقائد کو تسلیم کر لیں اور کہتے تھے خدا کی بادشاہت اس دنیا کی زندگی سے ایک علیحدہ شے ہے جو ان عقائد سے انکار کرتا تھا، ذات برادری سے خارج سمجھا جاتا تھا خدا کی بادشاہت کا صحیح مفہوم صرف اسلام ہی نے پیش کیا قرآن مجید بتواتر تمام مذاہب کی تصدیق کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کتاب سے نہیں کہا، کہ میرے پیرو ہو جاؤ، بلکہ حضور نے فرمایا کہ تم خدا کی بادشاہت کو قبول کرو، مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور رواداری کے مرتبے سے ذرا گر گئے اور بعض اوقات غیر مذاہب کے لوگوں سے سختی کا سلوک کیا، لیکن یہ بات صرف صلیبی جنگوں کے بعد ہوئی ہے، مسلمانوں نے عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ ہمیشہ خاص سلوک کیا، شام میں بہت سی ایسی مساجد ہیں جہاں عیسائی اور مسلمان برابر عبادت کر سکتے تھے، اسلام کی رواداری کا مقابلہ دنیا کا کوئی مذہب نہیں کر سکتا، اسلام کی رواداری قوم، مذہب، نسل اور رنگ سے بالاتر ہے،

رواداری اسلام کی زبردست قوت ہے اس لئے صداقت کا عنوان خاص ہے (علامہ پکتھال)

بقیہ مضمون صفحہ (۲)

اور ہر دو کے علیحدہ ٹوٹل رکھے جائیں گے، اور جب تک سمجھدار ہوگا، ساہوکار سود یا اس کے کسی حصہ کو زر اصل میں شامل نہ کر سکیگا، اور ہر نئی ششماہی کے وقت بیلنس میں زر اصل اور سود علیحدہ علیحدہ دکھایا جائیگا۔

انتقال وراثت

ہاں اگر قرض دینے کے بعد وہ وارث کسی تحریر کی بنا پر کسی بیوہ یا نابالغ کو منتقل ہوئی ہو، یا ایسی بیوہ یا نابالغ انتقال کی تاریخ سے چھ ماہ کے عرصہ کیلئے مقررہ حساب کو رکھنے یا مہیا کرنے کے پابند نہ ہوں گے،

(ب) اس سیکشن کی رو سے کسی شخص پر اس وقت تک یہ پابندی عائد نہ ہوگی، کہ وہ کسی ایسے قرض کی بابت جسکی بحالی کا معاملہ دو یا زاید مخالف اشخاص کے درمیان جو کہ قرضخواہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، سب جو ڈسمن ہو، ریکارڈ رکھے یا مجوزہ حساب کو مہیا کرے جب تک کوئی عدالت مجاز اس کے متعلق قطعی فیصلہ نہ کرے۔

مقروض پابند نہیں ہوں گے

جس شخص کو ایسا حساب دیا گیا ہے وہ پابند نہیں ہوگا کہ اس کی صحت کو تسلیم کرے یا اس سے انکار کرے اور اگر وہ پروٹسٹ کرنے میں ناکام رہے تو اس کو حساب کی صحت کا اعتراف تصور نہیں کیا جائیگا۔

ساہوکاروں کو سزا

قرضہ کے کسی مقدمہ میں عدالت یہ بھی فیصلہ کرے گی کہ آیا ساہوکار نے جملہ متعلقہ مدات کو پورا کیا یا نہیں، اگر عدالت یہ دیکھے گی، یہ سیکشن سوم کے سب سیکشن اول کی کلاز الف کی ساہوکار نے تعمیل نہیں کی یعنی حسابات باقاعدہ قلمبند وغیرہ نہیں کئے تو اگر مدعی کا دعویٰ جزوی یا کلی ثابت ہو گیا، تو عدالت جیسا مناسب سمجھے گی سود کا جزوی یا کلی حصہ مسترد کر دیگی اور خرچ بھی نہیں لائیگی۔

(ب) اگر عدالت یہ دیکھے گی کہ ساہوکار نے سیکشن سوم کے سب سیکشن اول کی کلاز ب کی شرائط کی تکمیل نہ کی تو وہ اس عرصہ کا سود نکال دیگی جس کے لئے ساہوکار نے حساب ششماہی کے بعد مہیا نہیں کیا، ہاں اگر ساہوکار مقررہ عرصہ کے بعد حساب مہیا کر دے، اور مدعی عدالت کو اطمینان دلا دے کہ اس کے پاس آسنے میں ایسا کرنے کی جائز وجہ تھی، عدالت ایسی فروگذاشت کے باوجود سود شمار کرنے کیلئے ایسا عرصہ شامل کر لے گی۔

تشریح:- ایک شخص جس نے اپنا حساب رکھا ہے اور ششماہی حسابات مقررہ فارم اور طریقہ میں بھیجتا رہا ہے اس کے متعلق یہ خیال کیا جائیگا کہ اس نے ان مدات کی غلطیوں اور فروگذاشتوں کے باوجود تعمیل اتفاقیہ ہیں، اور ٹھوس نہیں، اور حسابات نیک نیتی سے ان دفعات کی تعمیل کے ارادے سے رکھے گئے ہیں۔

دفعہ پنجم، اس ایکٹ کی دفعات کسی ایسے قرض پر اطلاق نہ کریں گی، جو کہ اس ایکٹ کی ابتدا سے پہلے دیا گیا ہے بشرطیکہ مذکورہ قرضہ کے سلسلہ میں جو کہ اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے دیا گیا ہے کوئی نیا لین دین ہو تو ایسا لین دین اس ایکٹ کی دفعات کے تحت شمار ہوگا۔

دفعہ ششم۔ لوکل گورنمنٹ اس ایکٹ کی جملہ یا کسی دفعات کی تکمیل کی خاطر ایسے قواعد بنا سکتی ہے جو کہ ایکٹ سے مطابقت کھاتے ہیں۔

(ب) لوکل گورنمنٹ ایسے قواعد بنا سکتی ہے جس میں حساب کے فارموں اور اعداد و شمار کو مقرر کیا جائے۔

(ج) وہ اس طریقہ کو مقرر کر سکتی ہے جس میں وہ ساہوکار حساب مہیا کریگا، جن فارموں کو استعمال کیا جائیگا، جو تفاصیل حساب میں دی جایا کریں گی، اور اخراجات کا سکیل جو کہ مطالبہ پر مقروضوں کو دینا پڑیگا، لیکن ایسے قواعد بنانے سے پہلے لوکل گورنمنٹ کو مجوزہ قواعد کا ڈرانٹ کونسل کے اجلاس سے کم از کم تیس دن پہلے کرنا پڑیگا۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
جس پر ڈاکٹر فریفتہ اور حکماء شیفتہ ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔
ملنے کا پتہ
منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان

KHILAFAT LIBRARY

دُعا کیلئے درخواست ۔ مکرم ڈاکٹر ایل ڈی احمد ایم بی بی ایس کمپالہ (افریقہ)، جناب خانصاحب محمد اکرام خانصاحب بی اے رئیس چارسدہ، جناب ڈاکٹر سید محمد سلین شاہ صاحب کیمبل پور، جناب اخوندزادہ محمد افضل خان صاحب ڈیرہ غازیخاں، اور جناب بابو محمد حسین صاحب اور سیر سنگھی حسنات دارین کیلئے بھائیوں سے دعاؤں کے طالب ہیں، لہٰذا دوست ان بھائیوں کیلئے اپنے خاص اوقات میں ضرور دعا کریں کہ اللہ کریم ان دوستوں کی مشکلات کو دور کرے اور انہیں حسنات دارین سے سرفراز فرمائے آمین ۔ نیز تعلیم الاسلام ہائی سکول کے جو طلبا انٹرنس کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں، دوست ان کی کامیابی کیلئے بھی اللہ کے حضور دردِ دل سے دعا کریں

میں دوستوں سے کیا چاہتا ہوں

آج کل میں قرآن پاک کے ہندی ترجمہ میں مصروف ہوں مجھے ایک نائب اڈیٹر کی ضرورت ہے جو سکھوں اور آریوں میں متانت سے تبلیغی مضامین لکھنے کے علاوہ اسلامی مضامین بھی لکھ سکے تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے کریں

(۲) مجھے ایسے نامہ نگاروں کی ضرورت ہے جو عمدہ تبلیغی مضامین نور کیلئے لکھ سکیں قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کیوقت مکرم مولانا عبدالکریم خانصاحب میرٹھی نے میرا اس وسعت سے ہاتھ بٹایا تھا کہ گویا مجھے اڈیٹری کے کام سے قریباً بے فکر ہی کر دیا تھا، اب بھی مجھے ایسے ہی صاحب ہمت دوست کی ضرورت ہے ۔

(۳) دوستوں کو چاہیئے کہ نور کی توسیع اشاعت کیلئے خاص توجہ سے کام لیں، اسوقت نور عـــہ روپیہ ماہوار کے خسارہ پر چل رہا ہے اگر ایک صاحب ہمت دوست کی توجہ اسطرف نہو تو پھر نور چل چکا، بھائی اس کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ یہ عـــہ کا نقصان پورا ہو کر نائب اڈیٹر کیلئے بھی گنجائش نکل آئے ۔

(۴) دوستوں کو چاہیئے کہ جب انہیں پندرہ روز قبل وی پی کی اطلاع دیجاتی ہے تو پھر وقت پر وی پی واپس نہ کریں، اس سے کام کرنیوالے پر برا اثر پڑتا ہے ۔

(۵) دوستوں کو چاہیئے کہ نور بکڈپو سے سکھوں اور آریوں کے متعلق بہترین تبلیغی کتابیں جنکا اشتہار اسی اخبار کے صفحہ ۱۶ پر درج ہے خود بھی خریدیں اور اپنے دوستوں میں بھی انکی خریداری کیلئے مؤثر تحریک کریں، تاکہ جہاں ایکطرف یہ کتابیں اپنا تبلیغی اثر پھیلا سکیں وہاں دوسری طرف اخبار کے فنڈ کو بھی تقویت پہنچے،

دوستوں کو میرے ساتھ انصاف کرنا چاہئے

وہ کام جو لاکھوں کے خرچ سے قوم کو میسر آسکتا ہے میں کوڑیوں کے مول دوستوں کو دے رہا ہوں، قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کیوقت میں نے کسی دوست پر بوجھ نہیں ڈالا، روزانہ سولہ سولہ گھنٹے لگاتار کئی سال تک کام کیا، اخبار بھی جاری رکھا اور شہر کی کمیٹی کے فرائض بھی آنریری طور پر نبھاتا رہا، خدا کے کرم سے قرآن پاک کا گورمکھی ترجمہ تو مکمل ہو چکا، اب میں ہندی ترجمہ میں مصروف ہوں میں جو کچھ کر رہا ہوں محض قرآن حمید کی اشاعت کیلئے، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم مسلمانوں سے واقعی یہ فاش غلطی اور ناقابل عفو سستی ہوئی جو ہم نے اس وقت تک ہندوستان کی دیسی زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم سے پہلو تہی کی، ورنہ اسوقت ہندوستان کا نقشہ ہی بدلا ہوا ہوتا، آپ جانتے ہیں اس میں میرا ذاتی فائدہ کیا؟ کیا میرا دل نہیں چاہتا کہ میں بھی ۵ - ۶ گھنٹے روزانہ کام کر کے اپنی زندگی آرام سے گذاروں مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں روزانہ پندرہ پندرہ سولہ سولہ گھنٹے کام کروں یہ محض اسلام اور پیارے اسلام کی خاطر ۔ اور قرآن پاک کی تقدیس کی اشاعت کے لئے ۔

اب میں دوستوں سے اور کچھ نہیں صرف اسقدر چاہتا ہوں کہ نور کی توسیع اشاعت کیطرف خاص توجہ دیں، تاکہ نور کی اشاعت اس قدر ہو جائے کہ اسکا عـــہ ماہوار کا نقصان تو پورا ہو جائے، یہ یاد رہے کہ اخبار پر ابھی عملہ کا بوجھ نہیں، ورنہ خسارہ سو روپیہ ماہوار سے کم نہیں ۔

KHILAFAT LIBRARY

ہندوستانی مٹی کی تاثیر

گیرو

(۱) باریک پیسکر کپڑ چھان کیا ہوا دو دو ماشہ گیرو دن میں دو تین بار کھانڈ کے شربت یا ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائیں شدت سے چڑھا ہوا بخار خصوصاً پت کا بخار اتر جاتا ہے اور دوبارہ نہیں چڑھتا۔

(۲) وات اور کف کے بخار میں گرم پانی کے ساتھ کھلائیں،

(۳) دو ماشہ گیرو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا موسم گرما میں شدت پیاس کو دور کرتا ہے۔

(۴) اگر پسینہ زیادہ آتا ہو تو گیرو کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر بدن پر لیپ کریں، اور ایک گھنٹہ کے بعد پانی سے دھو ڈالیں، اور دو دو ماشہ گیرو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں، مفید ہے۔

(۵) تین تین ماشہ گیرو دن میں تین بار بکری کے دودھ کی لسی یا تازہ پانی کے ساتھ کھلانا عورتوں کے رکت پردر (پیڑسے) کو دور کرتا ہے۔

(۶) پتھر پر گیرو کو پانی کے ساتھ گھسکر ماتھے پر لیپ کرنا اور دو دو ماشہ گیرو کا دن میں دو تین بار تازہ پانی کے ساتھ کھلانا نکسیر کو بند کرتا ہے،

(۷) تین تین ماشہ گیرو کو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں احتلام دور ہو جاتا ہے خصوصاً موسم گرما میں یا گرم مزاج لوگوں کیلئے عجیب دوائی ہے،

(۸) پتھر پر پانی کے ساتھ گیرو کو گھس کر بدن پر لگانا کھجلی کو دور کرتا ہے۔

(۹) تین ماشہ گیرو کو آدھ پاؤ پانی میں رگڑ اور چھانکر صبح اسی طرح شام کو پلانا دل کی دھڑکن کیلئے مفید ہے۔

(۱۰) تین تین ماشہ گیرو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا زیادتی پیشاب کو دور کرتا ہے۔

(۱۱) ایک تولہ گیرو کو باریک پیسکر مٹی کے برتن میں رات کے وقت پاؤ بھر پانی میں بھگو کر کھلی ہوا میں رکھدیں اور ہلادیں، صبح نتار کر اس پانی کے ساتھ ۳ ماشہ باریک پسا ہوا گیرو کھلائیں، صبح بھگو کر اسی طرح شام کو کھلائیں سوزاک دور ہو جاتا ہے،

(۱۲) گیرو کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر دن میں ایکبار بدن پر ملنا گرمیوں میں پت نکلنے میں مفید ہے۔

(۱۳) سینہ میں بدبو ہو تو بھی گیرو کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر دن میں ایک بار جسم پر لیپ کرنا اور دو دو ماشہ گیرو کو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا مفید ہے۔

(۱۴) تین تین ماشہ گیرو صبح و شام بکری کے دودھ کی لسی یا تازہ پانی کے ساتھ یا صبح کے وقت گائے کی چھاچھ اور شام کے وقت پانی کے ساتھ کھلانا عورتوں کے سوم روگ کو دور کرتا ہے

(۱۵) چھ چھ ماشہ گیرو صبح و شام پانی کے ساتھ کھلانا آتشک کو دور کرتا ہے آتشک کے زخموں پر دن میں ایکبار بلحاظ موسم گرم یا ٹھنڈے پانی کے ساتھ زخموں کو دھو کر گیرو کو نہایت باریک پیسکر چھڑکنا یا پتھر پر پانی کے ساتھ گھس کر لگانا مفید ہے

(۱۶) آگ سے جلی ہوئی جگہ پر گیرو کو پتھر پہ پانی کے ساتھ گھسکر گاڑھا گاڑھا لیپ کرنا مفید ہے۔

(۱۷) بھڑ، دتیا، مکھی، مکڑی اور بچھو وغیرہ کے زہر پر گیرو کو پانی میں گھس کر لگائیں۔

(۱۸) کتے، بندر، گیدڑ اور چوہے وغیرہ کی کاٹی ہوئی جگہ پر گیرو کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر لگائیں، اور تین تین ماشہ گیرو کو صبح و شام پانی کے ساتھ کھلائیں۔

(۱۹) اگر بھڑ اور دتیا وغیرہ کے زہر سے جسم پر کھجلی ہو گئی ہو اور سرخ چکتے پڑ گئے ہوں، تو چھ ماشہ گیرو کو آدھ پاؤ پانی میں رگڑ اور چھان کر پلائیں۔

(۲۰) اگرچہ گیرو زہروں کو دور کرتا ہے، لیکن چونکہ یہ تیز نہیں ہے اور اس کی مقدار خوراک بھی زیادہ ہے اس لئے سانپ کے زہر میں جلدی فائدہ نہیں کرتا، اگر وقت پر کوئی اور دوائی نہ مل سکے اور گیرو ہی مل جائے، تو سانپ کے کاٹے ہوئے مریض کو ۵ تولہ گیرو اور ایک تولہ سیاہ مرچ آدھ سیر پانی میں رگڑ اور چھانکر تا فائدہ ایک ایک گھنٹہ کے بعد پلاتے رہیں اور کاٹی ہوئی جگہ کو نشتر سے چیر کر اس میں باریک پسا ہوا گیرو بھر دیں۔

(۲۱) گیرو کو پتھر پہ پانی کے ساتھ گھسکر گاڑھا گاڑھا دن میں دو بار لیپ کرنا، اور باریک پسے ہوئے تین تین ماشہ گیرو کو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا داد اور چنبل کو دور کرتا ہے۔

(۲۲) باریک پسا ہوا تین تین ماشہ گیرو صبح و شام پانی کے ساتھ کھلانا ضعف جگر کو مفید ہے۔

(۲۳) تین تین ماشہ باریک پسا ہوا گیرو صبح و شام بکری کے دودھ کی لسی سے یا تازہ پانی کے ساتھ کھلانا قرحہ کو دور کرتا ہے۔

(۲۴) تین تین ماشہ گیرو صبح کے وقت گائے کی چھاچھ صبح اور شام کے وقت پانی کے ساتھ کھلانا پیٹ کے کیڑوں کو دور کرتا ہے۔

(۲۵) تین تین ماشہ باریک پسا ہوا گیرو دن میں تین چار بار گائے کی چھاچھ یا تازہ پانی کے ساتھ کھلانا خونی پیچش اور دستوں میں مفید ہے۔

(۲۶) چھ چھ ماشہ گیرو صبح و شام آدھ آدھ پاؤ تازہ پانی میں رگڑ اور چھان کر پلانا پیشاب کے راستہ خون آنے میں مفید ہے

(۲۷) تین تین ماشہ باریک پسا ہوا گیرو دن میں تین چار بار بکری کے دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ کھلانا سل کو دور کرتا ہے

(۲۸) گیرو کو پتھر پہ پانی کے ساتھ گھسکر دن میں دو بار دو دو گھنٹہ کیلئے یا رات کو سوتے وقت لیپ کرنا کھنب اور سیاہ داغ کو دور کرتا ہے۔

(۲۹) اسی طرح دن میں دو بار لگانا اور چھ چھ ماشہ باریک پسا ہوا گیرو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا پھلبہری کو دور کرتا ہے۔

(۳۰) باریک پسا ہوا گیرو چھ چھ ماشہ، صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا اور پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر دن میں دو تین بار گاڑھا گاڑھا لیپ کرنا فیلپا کو دور کرتا ہے۔

(۳۱) گیرو چھ ماشہ۔ سیاہ مرچ ایک ماشہ، دونوں کو ایک چھٹانک پانی میں رگڑ اور چھان کر پلانا خون کی قے میں مفید ہے۔

(۳۲) تین تین ماشہ باریک پسا ہوا گیرو صبح و شام بکری کے دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ کھلانا جریان کو دور کرتا ہے،

(۳۳) تین تین ماشہ باریک پسا ہوا گیرو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا اور گیرو کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر دن میں دو بار لگانا پاما کو دور کرتا ہے۔

(۳۴) تین ماشہ گیرو کو آدھ پاؤ پانی میں رگڑ اور چھان کر

پلانا بہنے اور گرتے ہوئے گر بہ کو روکتا ہے گیرو کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر پیڈو پر لیپ بھی کر دینا چاہئے۔

(۳۵) باریک پسے ہوئے گیرو کو صبح و شام دانت اور مسوڑھوں پر ملنا مسوڑھوں سے خون اور پیپ کے آنے اور مسوڑھوں کے پھولنے میں مفید ہے۔

(۳۶) تین تین ماشہ باریک پسا ہوا گیرو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا اور پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر دن میں دو بار ماتھے پر لیپ کرنا سر درد خصوصاً پت کے سر درد میں مفید ہے۔

(۳۷) گیرو چار ماشہ، سیاہ مرچ ایکماشہ دونوں کو آدھ پاؤ پانی میں رگڑ اور چھان کر صبح اسی طرح شام کو اور شدت مرض میں دوپہر کے وقت بھی پلانا یرقان کو دور کرتا ہے۔

(۳۸) باریک پسا ہوا تین تین ماشہ گیرو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا سر چکرانے میں مفید ہے۔

(۳۹) چار چار ماشہ باریک پسا ہوا گیرو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا اور پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر دن میں دو تین بار لیپ کرنا بھگندر کو دور کرتا ہے۔

(۴۰) باریک پسا ہوا چھ چھ ماشہ گیرو صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا سرطان اور کنٹھ مالا کو دور کرتا ہے اگر سرطان بیرونی ہو اور کنٹھ مالا پھوٹ گئی ہو، تو گیرو کو پتھر پر پانی کیساتھ گھسکر لیپ کرنا چاہئے۔

(۴۱) چھ چھ ماشہ باریک پسے ہوئے گیرو کو صبح و شام گائے کی چھاچھ، بکری کے دودھ کی لسی یا تازہ پانی کے ساتھ کھلانا خونی بواسیر میں مفید ہے، پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر مسوں پر بھی لیپ کرنا چاہئے۔

(۴۲) زخموں سے بہتا ہوا خون بند نہ ہوتا ہو تو باریک پسے ہوئے گیرو کو لگانا مفید ہے۔

(۴۳) باریک پیسکر گیرو کو لگانا، یا پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر لگانا منہ کے چھالوں اور زخموں کو دور کرتا ہے۔

(۴۴) چھ چھ ماشہ باریک پسے ہوئے گیرو کو صبح و شام تازہ پانی کیساتھ کھلانا کوڑھ کو دور کرتا ہے۔

(۴۵) گیرو ایکتولہ، سیاہ مرچ تین ماشہ دونوں کو آدھ پاؤ پانی میں رگڑ اور چھان کر دس دس منٹ بعد دو دو چمچہ تا فائدہ مریض ہیضہ کو پلائیں، ہر بار اس کو ہلا لیا کریں تاکہ گیرو نیچے نہ بیٹھا رہے۔

(۴۶) اسی طرح استعمال کرانا معمولی قے میں بھی مفید ہے۔

(۴۷) اگر بخار کی شدت میں بڑھے ہوئے پت کے کارن قے آتی ہو تو گیرو تین ماشہ انار دانہ ۳ ماشہ دونوں کو ایک چھٹانک پانی میں رگڑ اور چھان کر پلائیں۔

(۴۸) اگر رکت اور پت کے نوبہ سے گلا رک گیا ہو تو چھ ماشہ گیرو ایکماشہ سیاہ مرچ دونوں کو آدھ پاؤ پانی میں رگڑ اور چھان کر صبح و شام پلائیں۔

(۴۹) گیرو چھ ماشہ، سیاہ مرچ ایکماشہ دونوں کو آدھ پاؤ پانی میں رگڑ اور چھان کر صبح و شام پلانا اور چھ ماشہ گیرو کو پاؤ بھر پانی میں رگڑ اور چھان کر اس کے ساتھ غرارے کرنا منہ آنے اور حلق کی سوجن میں مفید ہے۔ (۵۰) اسیطرح استعمال کرنا خناق کو بھی دور کرتا ہے۔

(۵۱) گیرو چھ ماشہ، سیاہ مرچ دو ماشہ دونوں کو باریک کر کے بطور نسوار استعمال کرنا دماغ کے کیڑوں کو دور کرتا ہے (۵۲) باریک پسا ہوا گیرو ۲-۳ ماشہ صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا منہ سے پانی جانے میں مفید ہے۔ (۵۳) گیرو کو پتھر پر پانی کے ساتھ گھسکر دن میں دو تین بار لیپ کرنا اور تین تین ماشہ گیرو باریک پسا ہوا صبح و شام پانی کے ساتھ کھلانے سے کیل اور مہاسے دور ہو جاتے ہیں

(۵۴) باریک پسا ہوا گیرو تین تین ماشہ صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھلانا پھوڑے اور ٭

٭ پھنسیوں کے نکلنے میں مفید ہے۔ (۵۵) باریک پسا ہوا گیرو اگر تھوڑا کان میں ڈال کر دو تین بوند لیموں کا رس صبح و شام ڈالا جائے تو کان بہنے میں مفید ہے (باقی)

اکسیر معدہ آپکو کیا فائدہ دیگی؟

یہ امراض معدہ و سینہ کا لاثانی علاج، بکثرت دودھ گھی ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے، اگر آپ کو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے تو آپ کے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں، ورنہ مرغن اور مقوی غذائیں بھی محض وبال ہیں۔

یہ اکسیر معدہ، ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، بادگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، آنکھ و دماغ کی کمزوری، گرمی کی شدت پیاس کا زیادہ لگنا، ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا، کرم شکم، قبض، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ وغیرہ کیلئے تیر بہدف ہے۔

دودھ، بالائی، مکھن، گھی، گوشت، انڈے وغیرہ مرغن اور مقوی اشیاء ہضم کرنے کی لاثانی دوا ہے۔

ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ گھی روزانہ ہضم ہو جاتا ہے، خون صالح پیدا ہو کر چار پانچ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے۔

دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت اور قوت مردمی کو بدرجہ غایت بڑھاتی ہے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے، (خوراک ۴ رتی)

قیمت فی شیشی جو عرصہ کیلئے کافی ہے صرف دو روپے، محصول ڈاک الگ۔

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت:- مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں: "کچھ دن ہوئے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی، ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی، اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی، اور میرے تمام معدہ اور شکم کی تکلیف رفع ہو گئی، اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، اور ساتھ ہی مزید درخواست بھی ہے کہ براہ کرم اور اکسیر معدہ عطا فرماویں، مشکور ہوں گا، اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت دے۔ آمین۔

قبض کشا گولیاں اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ مسلمہ امر ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو، تو تمام گھر کی فضا اس قدر بدبودار ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آ جاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے، اور متعفن معدہ ہر ایک بیماری کی جڑ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایک سو گولی کی قیمت صرف دو روپے محصول الگ

اکسیر درد سر یہ نامراد مرض مریض کو ماہی بے آب کی طرح تڑپاتا ہے جن لوگوں کو بدقسمتی سے اس کا دورہ ہوتا ہے وہی خوب جانتے ہیں کہ یہ مرض کس قدر وبال جان ہے، ہماری اس جادو اثر دوا سے بفضل خدا دو منٹ کے اندر اندر قطعی آرام ہو جاتا ہے قیمت ۸؍

ملنے کا پتہ:- **منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور**

KHILAFAT LIBRARY

اکسیرِ اعظم

جس کا اثر اخیر عمر تک رہتا ہے

دنیا میں ایک ہی لاثانی دوا ہے جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف باہ، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب ضعف بصر، ضعف ہاضمہ، اعصابی درد، نزلہ، درد سر، شقیقہ بے خوابی، مسوڑہوں سے خون آنا، منہ سے پانی کا جاری رہنا، دانتوں کا درد، آواز کا بیٹھ جانا، دمہ، کھانسی منہ سے خون کا آنا، قے، ڈکاروں کی کثرت، معدہ کی ترشی، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، پیشاب کی کثرت، ذیابیطس، سرعت، خرابیٔ خون وغیرہ کیلئے

یہ تریاق بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے گویا حقیقی معنوں میں یہ دوا **"محافظ صحت"** ہے

مستورات کے امراض **بانجھ پن** اور **جریان الرحم** کیلئے بھی بہت مفید ہے

یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا ہے کیونکہ کارخانہ اس اکسیر کو شہرت دینا چاہتا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ امیر و غریب اس نعمت بے بہا سے یکساں مستفیض ہوں لہٰذا فی الحال اس کی قیمت قریباً اصل لاگت یعنی نو روپے آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک مقرر کی جاتی ہے ورنہ فوائد کے لحاظ سے تو یہ نعمت عظمیٰ موتیوں کے مول بھی سستی ہے۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اگر آپ کی طبیعت پژمردہ، چہرہ زرد، سر یا کمر میں درد، حافظہ کمزور، کسی کام پر دل نہ لگتا، چلتے وقت دم چڑھ جاتا، پنڈلیوں میں درد سی محسوس ہوتی، ہاتھ پاؤں پھولتے، قوت رجولیت جواب دے چکی ہو تو آج سے ہی آپ اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں، یہ دوا کیا ہے گویا طبی دنیا میں ایک حیرت انگیز انقلاب ہے نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس دوا پر ختم ہے جسم کو قوی بنانے، ناگہانی بیماریوں سے محفوظ رکھنے، بھوک کے کھولنے، حافظہ کو تیز کرنے، رنگ کو نکھارنے، دل و دماغ کو تقویت دینے پٹھوں کو مضبوط کرنے، اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے بچانے طبیعت میں خوشی و نشاط پیدا کرنے، اعضاء رئیسہ شریفہ کی زائل شدہ قوت کو بحال رکھنے گری ہوئی جوانی کے قیام اور ضعیفی کی حفاظت چہرہ کو شگفتہ دماغ کو روشن اور جسم کو چست و چالاک بنانے، گذشتہ امنگوں اور زائل شدہ آرزوں کو واپس لانے کیلئے یہ اپنی نظیر آپ ہے، یہ دوا کیا ہے حیات انسانی کیلئے ایک نادر و نایاب تحفہ ہے، دل میں نئی امنگ، اعضا میں نئی ترنگ، اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا بس اسی کا کام ہے مختصر یہ کہ ہر قسم کی بدنی و دماغی کمزوری کیلئے اکسیر اعظم ہے، التماس ہے کہ جو لوگ جائز طور پر اس کے حاجتمند ہیں صرف وہی لوگ اس کو طلب کریں، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں صرف پانچ روپے، محصول ڈاک الگ۔

ایڈیٹر صاحب الحکم کی شہادت:۔ مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اڈیٹر الحکم "اکسیر البدن" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں، "مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، میں نہایت مسرت اور شکرگزاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنیکی شکایت تھی اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر اس کو بھیجدی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں، وہ لکھتا ہے کہ "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے، اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے اڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کر دی، جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہو گئی، الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آنا ہے بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے ایک شیشی اور روانہ کر دیں"، شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا، میں جب خود ولایت میں تھا تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا، اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ سے اس کو ان خطرات سے بچا لیا، اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے، میں آپکو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کرنے کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔" عرفانی

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان** ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

تبلیغ کیلئے بے نظیر کتابیں

اگر یہ کتابیں اکٹھی خریدیں تو نصف قیمت ورنہ سالم

آریہ مذہب کی حقیقت

یہ آریوں میں تبلیغ کیلئے بے نظیر کتاب ہی جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے (۱) آریہ مذہب میں مکتی کا دروازہ بند، (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی (۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت (۵) مسئلہ نیوگ اور قانون (۶) ویدوں میں جدال وقتال کی خطرناک تعلیم (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت (۹) ویدوں کی اندرونی سیر (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے، (۱۱) تناسخ کا بودا پن (۱۲) پنڈت دیانند کا سنیاس عملی کسوٹی پر (۱۳) آرین کتب میں شدھی کا دروازہ بند (۱۴) کیا آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے، اس کتاب میں آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکال کر رکھدیا گیا ہے قیمت صرف ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ، صرف چند جلدیں باقی ہیں۔

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں، اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے، اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں۔ (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست یگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) تریتا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور باونے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلھاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادت وغیرہ، گویا ہندوؤں کی کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی یہ ان کل کتب کا نچوڑ ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے، محصول الگ۔

ستیارتھ اپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کیلئے حضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارکہ ملاحظہ کیجئے۔ آپ لکھتے ہیں کہ "میں نے کتاب ست اپدیش پڑھی، مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی اس کے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے، اور دل اس امر پر مطمئن ہو جاتا ہے کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں ہے بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے، میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائے گی اور اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں بھی تقسیم کریگی، دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کریں۔ اور قیمت مجھ سے وصول کرلیں قیمت ایک روپیہ

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جس میں ہندوؤں کے کل عقائد وید سمرتی پران (۱) چھوت چھات (۲) ... (۳) تیرتھ (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مُردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا، (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے، شری گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانکؒ کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت موصوف نے ان کی بزور تردید کی ہے، برخلاف اس کے مسلمانوں کے عقائد کے گرو صاحب دل وجان سے قائل تھے مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے، پھر اخیر پر اس کتاب میں نہایت مدلل اور مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور گورو... کی جگہ انہوں نے اپنا پسینہ بہایا، اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے بھی زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ، مگر نور کے خریداران سے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول الگ۔

سکھ اور مسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اس قدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا اڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا، ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، صرف چند کاپیاں باقی ہیں، سکھوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے، قیمت فی کاپی آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

سکھ مسلم اتحاد

یہ میرا انجمن حمایت اسلام کے گذشتہ سالانہ جلسہ کا لیکچر ہے جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سُنا۔ اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے، اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب اور دیگر مسلمہ کتب سکھ دھرم یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر سکھوں کا مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے تو صرف مسلمانوں سے ہی۔ ۲۰ دسمبر کا اہلحدیث اس رسالہ کے متعلق لکھتا ہے کہ "قادیان میں ایک صاحب شیخ محمد یوسف سابق (سورن سنگھ) ہیں، آپکو سکھوں کے لٹریچر سے کافی واقفیت ہے اس رسالہ (سکھ مسلم اتحاد) میں آپ نے بتایا ہے، کہ سکھ دھرم اسلام کے بہت قریب ہے اس لئے سکھ مسلم اتحاد ہو سکتا ہے۔ قیمت کاغذ اعلیٰ ۸؍ ادنیٰ ۶؍

ملنے کا پتہ: **مینیجر اخبار نور، قادیاں، ضلع گورداسپور (پنجاب)**